[...]ہ شیخ محمد سلطان المعصومی الخجندی المکی کی کتاب

[...]ل المسلم ملتزم باتباع مذہب معین

من المذاہب الاربعۃ؟

کا اردو خلاصہ مع ترمیم و اضافہ بنام

مذہبی فرقہ پرستی

اور

اسلام

بقلم

مولانا مختار احمد الندوی

ناشر

الدار السلفیۃ

۱۳۔ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، بمبئی ۳

Marfat.com

297.87
م 445 م
٣٢٨ ٩م

اس کتاب میں

قرآن وحدیث وآثار صحابہ

وسلف صالحین سے ثابت کیا گیا ہے

کہ کسی بھی مسلمان کیلئے یہ ضروری نہیں کہ

وہ چاروں مذاہب میں سے کسی ایک

مذہب کی پابندی کرے۔

هدية منجانب:
جمعية احياء التراث الاسلامی
الكويت..

Marfat.com

فہرست کتاب

عرض ناشر ۱۰
مقدمۃ المؤلف ۱۶
ایمان اور اسلام کی حقیقت ۱۸
مذہب کسے کہتے ہیں "
چاروں مذاہب میں سے کسی ایک کی تقلید نہ واجب ہے
نہ مستحب ۲۲
فرقہ بندی کی ممانعت ۲۳
اسلام ایک دین ہے اس میں مذاہب نہیں ۲۴
دین اسلام کی بنیاد، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ "
پر عمل کے ساتھ قائم ہے۔ ۲۶
تمام ائمہ سلف نے کتاب وسنت پر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے ۲۷
تقلید شخصی کے سبب لوگ فرقوں میں بٹ گئے ۳۲
کیا مردوں سے قبر میں ان کے مذہب و طریقہ کی بابت بھی سوال کیا جائے گا؟ ۳۳
فرقہ پرست و پیر پرست میدان حشر میں ۳۴
مذہب معین کا رواج سیاست کی وجہ سے ہوا ۳۷

Marfat.com

ذہب حق کیا ہے ؟ ۳۸
شاہ ولی اللہ صاحب کی یہ تحقیق کہ یہ مذاہب بدعت ہیں ۳۹
قرآن نے علماء پرستی سے منع کیا ہے ۴۱
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی ایک امام کی تقلید ؛
پر تعصب کرنے والا جاہل اور گمراہ ہے ۴۲
تقلید کے بارے میں امام ابن تیمیہؒ کی رائے ۴۳
علامہ ابن الھمام کا ارشاد کہ مذہب معین کی پابندی ضروری نہیں ۴۴
مقلد اور متبع کے درمیان فرق ۴۵
تقلید کی تعریف ۴۶
ملا علی قاری حنفی کا ارشاد گرامی ۴۹
امام واجب الاتباع اور لائق اقتداء صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۵۰
مذاہب کے اتباع کے سبب امت میں تفرقے پڑے ۵۱
حضرت عمرؓ کا ارشاد سنت کی بابت ۵۴
امام اوزاعیؒ کا بیان ۵۵
بلال بن عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ۵۵
امام ابوحنیفہ کا مذہب کتاب وسنت پر عمل کرنا ہے ۵۶
علامہ ابن القیمؒ کا حقیقت افروز بیان ۵۷

نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطاء سے معصوم ہیں لیکن مجتہد سے خطاء وصحت دونوں ہوتی ہے	۶۱
شیخ محمد حیات سندی کا بیان	۶۲
امام شافعیؒ کا ارشاد	۶۲
تقلید کے متعلق ایک بصیرت افروز بیان	۶۵
شیخ ابوالقاسم قشیری کا بیان	۶۸
حق صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول میں منحصر ہے کسی ایک امام کی رائے میں نہیں	۷۰
تقلید کے متعلق امام شافعیؒ کا خوف	۷۲
حدیث رسول کو امام یا عالم کا فتویٰ سمجھ کر عمل کرنا حدیث رسولؐ کی توہین ہے	۷۳
قول رسولؐ کسی کی تائید کا محتاج نہیں	۷۴
تقلید کی بابت امام احمدؒ کا بیان	۷۴
اجتہاد حکم الٰہی نہیں	۷۶
مقلدین سے ایک سوال	۷۷
مقلدین سے دوسرا سوال	۷۸
مقلدین کا حال زار	۷۹

اصل کے ہوتے ہوئے نقل کی کیا ضرورت ؟ ۸۱
اگلوں اور پچھلوں کے لئے ایک ہی نسخہ ۸۲
ائمہ کرام اپنے مقلدین سے بیزاری کا اعلان کریں گے ۸۳
علماء مقلدین کی بابت امام رازی کی شہادت ۸۷
امام اعظم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کوئی دوسرا نہیں ۸۸
علامہ نواب صدیق حسن کا تفسیری بیان ۹۰
ایک عظیم دینی نکتہ ۹۲
صراط مستقیم پر چلنے کا حکم ۹۴
صحابہ کرام حق کا نشان تھے ۹۷
فرقہ بندی فرعون کی سیاست تھی ۹۸
اہل حق اور اہل مذاہب کا فرق ۹۹
مذہب پرست صرف اپنے ہی مذہب کی بات قبول ÷
کرتے ہیں ۱۰۰
مذہب پرستی کی بابت شاہ ولی اللہ کا بیان ۱۰۱
ابوطالب مکی کا بیان ۱۰۲
ایک مذہب کی پابندی شرعی حکم نہیں ۱۰۳
علماء مقلدین کا حال ۱۰۸

Marfat.com

مقلدین صوفیاء کا حال ۱۰۹
ایک ہی مذہب کی پابندی ضروری نہیں ۱۱۰
فقہی مذاہب کے پھیلنے کے اسباب ۱۱۴
مذاہب کے رواج کی بابت امام ابن القیم کا بیان ۱۱۶
امام شہاب الدین ابو شامہ کا بیان ۱۱۸

Marfat.com

سلسلۂ اشاعت ۴۹

اسلم مختار نے فیاض بائنڈنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس بمبئی میں چھپواکر ادارہ الدار السلفیہ محمد علی بلڈنگ بھنڈی بازار بمبئی سے شائع کیا۔

تعداد اشاعت بار اوّل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پانچ ہزار
قیمت چھ روپئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جنوری ۱۹۸۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ

رَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ
فَاطِرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ
اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ
اِھْدِنَا لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ
تَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (متفق علیہ)

اے اللہ

جبرئیل ومیکائیل واسرفیل کے رب

آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کو جاننے والے
تو ہی فیصلہ کرتا ہے اپنے بندوں کے درمیان جن باتوں میں وہ اختلاف
کرتے رہے ہیں، اپنے حکم سے اس حق کی طرف ہماری رہنمائی فرما جس
میں اختلاف کیا جاتا ہے، بے شک تو ہی جسے چاہتا ہے صراط مستقیم
کی طرف راہ دکھاتا ہے۔

Marfat.com

عرضِ ناشر

مسلمانوں کی فرقہ بندیوں کا افسانہ بڑا طویل اور المناک ہے یہ حکایت خونچکاں جتنی کم دہرائی جائے بہتر ہے، یہ حقیقت ہر حقیقت شناس کو ماننی ہی پڑے گی کہ اسلام کے بڑھتے ہوئے قافلے کو نہ عیسائیوں نے روکا نہ یہودیوں نے نہ ہندؤں نے نہ دوسری غیر مسلم اقوام نے،

اسلام کی ترقی کی راہ میں اگر رکاوٹ بنے تو خود مسلمان، اسلام کی وحدت کو اگر پارہ پارہ کیا تو مسلمانوں نے۔

مسلمان پہلے ایک امت تھے، اب فرقہ بن گئے، مسلمان پہلے ایک اللہ اور ایک رسول کی امت تھے، اب ایک اللہ اور ایک رسول کا نام لینے والے مسلمان ایک امام، ایک مذہب اور ایک فرقہ کی اکائیوں میں بٹ گئے، مسلمان پہلے اسلام کی "صراط مستقیم" پر گامزن تھے، اب فرقہ بندی کے چوراہے پر منتشر ہیں۔

پہلے "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہکر ایک شخص مسلمان ہو سکتا تھا، لیکن اب اس کلمہ کے اقرار کے بعد اسے، حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی بھی ہونے کا اقرار کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

پہلے یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں مسلمان خود کو "اصحاب محمدؐ"، یعنی

Marfat.com

"محمدی" کہہ کر فخر محسوس کرتے تھے، اب یہ نسبت بڑی طویل ہوگئی، اب اس محمدی نسبت کے مقابلے میں قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی صابری، علائی، حسینی، رضوی، رضاخانی، مجددی، مجیبی، بدوی، شاذلی، تیجانی، رفاعی، اور نہ جانے کتنی اور نسبتوں نے لے لیا، جن میں روزانہ اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے، اور مسلمان اپنے مرکز رسالت سے روز بروز دور ہوتے چلے جا رہے ہیں،

مسلمانوں کے اس مذہبی اختلاف و انتشار سے اسلام کی رفتار ترقی اور اسلامی اتحاد کی قوتوں کو بڑا دھکا لگا ہے۔ جو لوگ اسلام کے قریب آنا چاہتے ہیں وہ گھبرا رہے ہیں کہ مسلمانوں میں شامل ہو کر وہ کہاں پناہ پائیں گے؟ جبکہ مسلمانوں کا ہر فرقہ دوسرے فرقہ پر لعن وطعن کر رہا ہے یہی نہیں بلکہ کافر و مشرک قرار دے رہا ہے، اگر یہ کافر مسلمان ہو کر بھی مسلمانوں کے نزدیک کافر ہی رہے تو ان کے اسلام لانے سے فائدہ کیا؟

مسلمانوں میں جو جماعتیں عقائد کی بنیاد پر متحد ہیں، وہ فقہی مذاہب کے اختلاف کے سبب، ایک دوسرے کی ایسی مخالف بلکہ معاند بن گئی ہیں کہ ہر ایک جماعت دوسری جماعت کی دینی ترقی کو اپنے لئے چیلنج سمجھتی ہے

مسلمانوں کے مذہبی اختلافات نے ایسی بھیانک شکل اختیار کرلی ہے کہ اگر اس کے مہلک نتائج کا بغور جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مسلمان

Marfat.com

اندر سے باہر تک، مسجد سے بازار تک، ہر جگہ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہیں۔

۳۔ کسی مسلمان محلے میں آپ داخل ہو جائیں، اور وہاں کی مساجد مدارس اور دینی مراکز کا جائزہ لیں تو سمجھ میں آجائے گا کہ یہ ساری جگہیں مسلمانوں کے اختلاف و اقتدار کی جنگ کا شکار ہیں، اور ہر طبقہ اس پر اپنی جیسی مسلط کرنے پر تلا ہوا ہے، اس طرح یہ رشد و ہدایت کا مرکز بننے کے بجائے اختلاف و نفرت کی آماجگاہ بن گئے ہیں،

زیر نظر کتاب کی تالیف کا سبب دراصل انھیں مذہبی اختلافات کا انسداد ہے جیسا کہ مؤلف کتاب نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ "جاپانیوں کی ایک جماعت مسلمان ہونا چاہتی تھی ابھی انہوں نے اسلام لانے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ مذہبی جماعتیں اس مالِ غنیمت کی تقسیم پر لڑ پڑیں، حنفیوں نے مطالبہ کیا کہ یہ مسلمان ہو کر حنفی مذہب اختیار کریں اور شافعیوں نے اصرار کیا کہ انھیں شافعی مذہب قبول کرنا چاہئے، اس طرح دو ملاؤں کی لڑائی میں یہ مرغی حرام ہو گئی اور ان جاپانیوں نے اسلام لانے سے انکار کر دیا، یہ ایک بڑی افسوس ناک بات تھی جس سے ہر درد مند مسلمان بے چین ہوگا، اسی بے چینی کے نتیجہ میں یہ کتاب لکھی گئی جو اپنے موضوع پر بڑی کامیاب اور مفید کوشش ہے۔ مؤلف کا لہجہ کہیں کہیں تیز ضرور

ہوگیا ہے، لیکن یہ سب دراصل ان کی حمیت و غیرت کا تقاضہ ہے۔

ہندوستان میں بھی اس مذہبی فرقہ پرستی نے اپنی جڑیں بڑی مضبوط کرلی ہیں، ہمیں یہ لکھتے ہوئے تکلیف ہورہی ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے حنفی علماء بھی جو زندگی بھر دورۂ حدیث پڑھاتے رہے، حتیٰ کہ جنہوں نے حدیث کی بڑی بڑی شرحیں لکھیں، اور جن کا نام "محدث" لکھے بغیر پورا ہی نہیں ہوتا انہوں نے بھی "اہلحدیث" کو کبھی معاف نہیں کیا، ان حضرات نے ہمیشہ حدیثوں کو فقہ کی لونڈی بنائے رکھا اور حدیث پر رائے کو مقدم رکھتے رہے یہ حضرات قبر پرست بدعتی حنفیوں کو ہمیشہ "اہلحدیث" پر محض تقلیدی رشتہ کے سبب ترجیح دیتے رہے، یہی نہیں بلکہ یہ اپنی مساجد میں ہمیشہ آمین بالجہر کہنے والوں پر "رفع یدین" بھی کرتے رہے۔

یہ سب دراصل نتیجہ ہے تقلید جامد کا، تقلید کی جڑیں ان میں اتنی مضبوط ہوچکی ہیں، کہ درس قرآن و درس حدیث کے باوجود ان کا فقہی جمود نہیں ٹوٹتا، احادیث خواہ وہ کسی درجہ کی ہوں اب صرف وہی قبول کی جاتی ہیں جو ان کے فقہی مذاہب کی تائید کرتی ہیں، باقی احادیث جو ان کے مذہب کے خلاف نص قطعی ہیں نہ ان کی تبلیغ کی جاتی نہ درس میں انصاف کے ساتھ ان کی تشریح کی جاتی ہے۔

تقلیدی جمود کا برا ہو، کہ اس علم کی روشنی کے دور میں بڑے بڑے

مفکرین اسلامی نظام برپا کرنے کے لئے اسلامی تحریکات کا علم لے کر اٹھے، ان میں زندگی کے ہر گوشے میں اسلام کو نافذ کردینے کا درد اٹھا لیکن فقہی مسائل میں وہ طفل مکتب کی طرح کسی نہ کسی امام کے اندھے مقلد ہی بنے رہے۔

اس طرح یہ اسلامی انقلاب برپا کرنے والے اسلام کی اصل روح "کتاب وسنت" کی تطبیق سے محروم رہے، کسی دل جلے نے ٹھیک ہی کہا "یہ مفکرین ملت دنیا میں اسلام کو کیا غالب کرسکیں گے جو اپنی نمازیں تک درست نہ کرسکے"۔

آج ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کے لئے لوگ "گشت" کر رہے ہیں، لیکن ان بیچاروں کے اعصاب پر "تقلید" اور "حضرت جی" کے ملفوظات ایسے سوار ہیں کہ انھیں خود کو ان گورکھ دھندوں سے نکال کر سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن وحدیث کی آسان سادہ تعلیمات پر بے لاگ عمل کرنے کی توفیق ہی نہیں ہوتی، ابھی تک یہ بے چارے محض ان کی کرامات وموضوع روایات وحکایات کے چکر میں پھنسے ہیں، تبلیغ جس شدت سے زور پکڑتی جارہی ہے اسی رفتار سے تقلید اور شخصیت پرستی کا قلادہ مسلمانوں کی گردن میں مضبوط ہوتا جارہا ہے۔

ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو اس تقلیدی گروہ بندی سے نجات دلائی

جائے ، اور انھیں براہ راست کتاب وسنت کی تعلیمات پر عامل ہونے کی دعوت دی جائے ۔

ظاہر ہے کہ سب مسلمان ائمہ کے نام پر الگ الگ تو متحد ہو نہیں سکتے ۔ ان کا اتحاد اگر ممکن ہے تو صرف ، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت پر اور ہم اسی کی دعوت لے کر اٹھے ہیں ،

" اھلحدیث " تحریک دراصل مسلمانوں میں کتاب وسنت کی بنیاد پر اتحاد کی ایک حقیقی دعوت پیش کر رہی ہے ، اور اسی جذبۂ خیر کے تحت ، مکہ کے مشہور سلفی عالم ، علامہ شیخ محمد سلطان المعصومی الخجندی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب قدرے ترمیم وتلخیص کے ساتھ مسلمانوں کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے ۔

علامہ خجندیؒ عرصۂ دراز تک مسجد الحرام مکۃ المکرمہ میں درس دیتے رہے ان کے دروس سے پوری اسلامی دنیا نے بڑا فیض اٹھایا ،

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے ذریعہ مسلمانوں کو مرکز حق پر جمع ہونے کی توفیق بخشے اور اسے مؤلف اور ناشر اور ناظرین سب کیلئے باعث نجات بنائے ،
(آمین)

وصلی اللہ علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۔
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

مختار احمد ندوی
مدیر الدار السلفیہ بمبئی ۔

یکم ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ
مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۸۸ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمۃ المؤلف

شکر ہے اللہ کا، جس نے اسلام اور ایمان کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی۔ اور ہمیں اپنی کتاب قرآن مجید کے معانی کو جاننے اور اپنے رسول سید الانس والجن صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمارے لئے اس راہ پر چلنا آسان کر دیا جس پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب کرام اور نیکی کے ساتھ ان کی پوری پوری پیروی کرنے والے تابعین عظام تھے۔ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

اما بعد! اپنے مولا قدیر و عظیم کا محتاج بندہ ابو عبد الکریم فرابو عبد الرحمن محمد سلطان بن ابی عبد اللہ محمد اور ون المعصومی الخجندی المکی (اللہ اسے اپنی کتاب پر عمل اور اپنے رسول کی سنت کو مضبوط پکڑنے کی توفیق اور حسن خاتمہ عطا فرمائے آمین) عرض کرتا ہے کہ ٹوکیو اور اوشاکا جاپان کے مسلمانوں کی طرف سے میرے پاس ایک سوال آیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے، ۱۔ دین اسلام کی حقیقت کیا ہے؟ ۲۔ مذہب کا معنی کیا ہے۔
۳۔ اور کیا یہ ضروری ہے کہ جو شخص مسلمان ہونا چاہے وہ چاروں مذاہب میں سے کسی ایک مذہب کا ضرور پابند ہو یعنی یا تو مالکی مذہب اختیار کرے یا حنفی یا شافعی یا حنبلی وغیرہ، یا ایسا

Marfat.com

کرنا ضروری نہیں ؟ اس سوال کی ضرورت اسلئے پڑی کہ یہاں کچھ روشن خیال جاپانیوں نے اسلام لانے اور ایمان کی عزت حاصل کرنے کا ارادہ کیا، اور ٹوکیو کی ایک اسلامی جمعیت کے سامنے اپنے اس ارادہ کا اظہار کیا، تو یہاں رہنے والے کچھ ہندوستانی مسلمانوں نے اصرار کیا کہ ان لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان ہوکر "حنفی مذہب" اختیار کریں، اور انڈونیشیا اور جاوا کے مسلمان بضد ہوئے کہ انھیں "شافعی مذہب" اختیار کرنا چاہئے۔

ان جاپانیوں نے جب اس جھگڑے کو سُنا تو انھیں بڑا تعجب ہوا، اور اپنے مسلمان ہونے کے فیصلے میں وہ ڈگمگانے لگے اور بڑی سوچ میں پڑ گئے،

لہٰذا ہم روس کے مہاجر مسلمان آپ کی علمی بصیرت سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس مسئلے میں ہماری رہنمائی فرمائیں گے، اور حقیقت حال سے مطلع فرماکر ہمارے دلوں کو مطمئن کریں گے، اور سینوں کو شکوک وشبہات سے پاک کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آپ کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ (آمین)

سوال کرنے والے

محمد عبدالحیٔ قربان علی اور محسن جاباک اوغلی۔

Marfat.com

ایمان اور اسلام کی حقیقت

اللہ کی ہدایت و توفیق سے اس سوال کا میں نے حسب ذیل جواب لکھا، یہ سمجھتے ہوئے کہ سارا زور و قوت بس اللہ ہی کے پاس ہے جو بلند مرتبت اور صاحب عظمت ہے اور سب توفیق اسی کی دی ہوئی ہے اور وہی حق و صواب کے اظہار کی قوت دیتا ہے۔

یہ بات تو سبھی جانتے ہیں کہ اکثر مسلمان خواہ عالم ہوں یا جاہل یہ سمجھتے ہیں کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ چاروں امام یعنی، ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کے ناموں سے مشہور مذاہب میں سے کسی ایک مذہب کا پابند ہو، حالانکہ یہ سراسر غلط ہے بلکہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا کہنے والا اسلام کی حقیقت سے واقف نہیں۔

اس لئے کہ بخاری و مسلم میں مذکور حضرت جبرئیل کی مشہور صحیح حدیث میں اسلام کی تعریف یوں کی گئی ہے،

حضرت جبرئیلؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا،

" اسلام کیا ہے ؟ " آپؐ نے جواب میں فرمایا،

اَنْ تَشْهَدَ ان لا اِلٰهَ اِلاَّ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے

Marfat.com

الله وان محمدا رسول	سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ
الله ، وتقيم الصلوٰة	علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ، اور نماز
وتؤتی الزکاۃ ، وتصوم	پڑھو ، اور زکوٰۃ ادا کرو ، اور رمضان
رمضان وتحج البيت	کے روزے رکھو ، اور بیت اللہ
ان استطعت الیہ	تک جانے کی طاقت ہو تو اس کا
سبیلا	حج کرو ۔

حضرت جبرئیلؑ نے پوچھا ، ایمان کیا ہے ؟

آپ نے فرمایا ، ایمان یہ کہ اللہ پر ، اس کے فرشتوں پر ، اس کی کتابوں پر اور اس کے سب رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ ،

حضرت جبرئیلؑ نے پوچھا ، احسان کیا ہے ؟

آپ نے فرمایا ، احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی بندگی اس طرح کرو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو ، لیکن تم اللہ کو دیکھ نہیں سکتے ہو لہٰذا یہ یقین کرو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے ۔ (الحدیث)

نیز مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ، مجھے آپ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس کے کرنے سے میں جنت میں جا سکوں

Marfat.com

آپ نے فرمایا، گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رمضان کے روزے رکھو، سائل نے کہا جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی قسم کھاتا ہوں کہ نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم، آپ نے فرمایا، دیہاتی نے اگر سچ سچ ایسا ہی کیا تو وہ ضرور کامیاب ہو گا"، .... رواہ البخاری وغیرہ "

نیز بخاری اور دوسری حدیث کی کتابوں میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے کہ " حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اونٹ پر سوار مسجد میں آیا، اونٹ کو مسجد میں باندھ کر مخاطب ہوا۔ "تم میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟

اس کو جواب ملا، کہ یہ خوبصورت آدمی جو ٹیک لگا کر بیٹھے ہیں یہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، اُس نے آپؐ سے کہا " عبدالمطلب کے بیٹے "، آپؐ نے جواب دیا " کہو " دیہاتی نے کہا، آپ سے کچھ باتیں پوچھوں گا اور ذرا سختی سے پوچھوں گا، بُرا نہ مانیں گے، آپ نے فرمایا، " جو چاہو پوچھو " اس نے کہا، آپ کے اور آپ سے پہلے والوں کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا اللہ

Marfat.com

نے آپ کو سب لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے ؟ آپ نے فرمایا "ہاں " اللہ گواہ ہے ۔ اس نے کہا ، اللہ کی قسم دیتا ہوں ، کیا اللہ نے آپ کو دن اور رات پانچ وقت کی نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے ؟ آپ نے فرمایا ، ہاں اللہ گواہ ہے ، اس نے کہا ، اللہ کی قسم دیتا ہوں ، کیا اللہ نے آپ کو ایک ماہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے ؟ آپ نے فرمایا ، ہاں ، اللہ گواہ ہے ، اس نے کہا ، اللہ کی قسم دیتا ہوں ، کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ زکوٰۃ آپ ہمارے مالداروں سے لے کر ہمارے فقیروں میں تقسیم کر دیں ؟ آپ نے فرمایا ، ہاں اللہ گواہ ہے ، یہ سن کر اس دیہاتی نے کہا ، جو دین حق آپ لے کر آئے ہیں اس پر ایمان لایا ، اور میں اپنے پیچھے اپنی ساری قوم والوں کا نمائندہ ہوں میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے ۔ بنو سعد بن بکر کا بھائی ہوں "

یہ ہے وہ اسلام جس کا اللہ نے اپنے بندوں کو حکم فرمایا ہے اور جس کی تبلیغ کے لئے اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے "

یہ تھا جواب پہلے سوال کا کہ " دین اسلام کی حقیقت کیا ہے ، ؟

اب لیجئے جواب دوسرے سوال کا کہ مذہب کا معنیٰ کیا ہے ؟ اور مذہب کسے کہتے ہیں ؟

Marfat.com

چاروں مذاہب میں سے کسی ایک مذہب کی تقلید نہ واجب ہے نہ مستحب

مذہب کہتے ہیں علماء کی رایوں اور انکی سمجھ بوجھ کو جسے انہوں نے بعض مسائل اور اپنے اجتہادات میں پیش کی ہیں، اور ان رایوں اور اجتہادات اور سمجھ بوجھ پر عمل کرنے کا حکم نہ اللہ نے کسی کو دیا ہے نہ اس کے رسول نے، کیونکہ ان میں صحت اور خطاء دونوں کا احتمال ہے درست خالص اور پکا وسچا حکم صرف وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور اکثر ایسا ہوا کہ کسی مسئلہ میں ائمہ نے کوئی رائے ظاہر کی لیکن جب تحقیق کے بعد ثابت ہوا کہ ان کی رائے صحیح و حق نہیں تو انھوں نے فوراً اپنی غلط رائے سے رجوع کر لیا۔

لہٰذا جو شخص مسلمان ہونا چاہے اور ایمان کی عزت سے مشرف ہو، تو اس کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ وہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کا روزہ رکھے اور اور طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرلے،

لیکن چاروں مذاہب میں سے کسی ایک مذہب کی پیروی نہ تو واجب

۳۲۸۹۳

Marfat.com

ہے نہ مستحب، اور کسی مسلمان کے لئے ضروری نہیں کہ چاروں مذاہب میں سے کسی ایک کا پابند ہو جائے، بلکہ جو شخص ان مذاہب میں سے کسی ایک کا اس کے تمام مسائل میں پابند و متبع ہو جائے وہ متعصب اور خطا کار اور اندھا مقلد ہے، اور اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا، جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور گروہ در گروہ میں بٹ گئے۔

فرقہ بندی کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے دین میں فرقہ بندی سے منع فرمایا ہے، اس کا ارشاد ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (الانعام ۱۵۹)	جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے وہی ان کو بتائے گا کہ انھوں نے کیا کچھ کیا ہے۔

نیز فرمایا:۔

Marfat.com

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۔ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۔ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ

اور نہ ہوجاؤ ان مشرکین میں سے جنھوں نے اپنا اپنا دین الگ بنالیا ہے اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں، ہر ایک گروہ کے پاس جو کچھ ہے اسی میں وہ مگن ہے ۔

(الروم - ۳۱، ۳۲)

اسلام ایک دین ہے اسمیں مذاہب نہیں

اسلام ایک دین ہے نہ اس میں مذاہب ہیں نہ طرق (راستے) جنکی پیروی مسلمانوں پر واجب ہو سوائے ایک راستے کے جو طریق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے. جیساکہ اللہ کا ارشاد ہے ۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيلِيٓ أَدْعُوٓا إِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَآ أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

ان سے کہدیجئے میرا راستہ تو یہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں خود بھی پوری روشنی میں اپنا راستہ دیکھ رہا ہوں اور میرے ساتھی بھی اور اللہ پاک ہے شرک کرنیوالوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں ۔

(یوسف ۱۰۸)

* * *

اور ان مذاہب میں ان کے اندھے مقلدین کی طرف سے بڑے بڑے اختلافات پیدا ہوئے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ (الانفال ۴۶)	اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، صبر سے کام لو، اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو مضبوط پکڑنے اور متحد ہو جانے کا حکم فرمایا ہے، ارشاد ہے:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ؕ (آل عمران ۱۰۳)	اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو، اور تفرقہ میں مت پڑو،

* * *

Marfat.com

دین اسلام کی بنیاد

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کیساتھ قائم ہے

یہ ہے سچا دین اسلام جس کی اصل و بنیاد کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ہے۔ یہی دونوں اصل مرجع ہیں، جن کی طرف مسلمان اپنے اختلافات کے وقت لوٹتے ہیں، جو لوگ اپنے اختلافات کے حل کے لئے کتاب وسنت کو چھوڑ کر اور چیز کی طرف رجوع کرتے ہیں وہ مومن ہی نہیں ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ	تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں
حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا	ہوسکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات
شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ	میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان
لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	لیں، پھر جو کچھ آپ فیصلہ کردیں اس
حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ	پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس
يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا	نہ کریں، بلکہ سربسر تسلیم کرلیں۔

(النساء ۶۵)

Marfat.com

ائمہ میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ میرے آراء و قیاسات کی پیروی کرو، بلکہ سب نے یہی کہا کہ "جہاں سے ہم نے لیا وہیں سے تم بھی حاصل کرو"

نیز ان مذاہب میں بعد کی صدیوں کے بہت سے خیالات خلط ملط ہو گئے ہیں، جو اکثر غلط اور فرضی ہیں جنھیں یہ ائمہ کرام جن کی طرف یہ مسائل منسوب و مشہور کر دیئے گئے ہیں اگر دیکھ لیتے اور جان جاتے تو ان مسائل اور ان کے گڑھنے والوں سے اپنی برأت کا اظہار کرتے۔

تمام ائمہ سلف نے کتاب و سنت پر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے

ائمہ سلف میں ہر ایک نے جن سے علم و دین حاصل کیا گیا کتاب و سنت پر سختی سے عمل کیا اور انھوں نے عوام و خواص کو بھی کتاب و سنت پر عمل کرنے اور انھیں مضبوط پکڑنے کی ترغیب دلائی۔ جیسا کہ امام ابو حنیفہ امام مالک، امام شافعی، امام احمد، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، حسن بصری، قاضی ابو یوسف، محمد بن حسن الشیبانی، عبدالرحمٰن اوزاعی عبداللہ بن مبارک، امام بخاری، امام مسلم وغیرھم رحمھم اللہ کے اقوال سے ثابت ہے۔

Marfat.com

ان میں سے ہر ایک نے دین میں بدعت پیدا کرنے اور غیر معصوم امتی کی تقلید سے سختی کے ساتھ منع کیا، اس لئے کہ معصوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے آپ کے علاوہ باقی سب لوگ غیر معصوم ہیں، خواہ وہ کوئی بھی ہو، اس کی وہی بات قبول کی جائے گی جو کتاب وسنت کے موافق ہوگی، اور جو کتاب وسنت کی مخالفت کرے گا وہ کوئی بھی ہو اس کی بات رد کر دی جائے گی، جیسا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔

کل الناس یؤخذ منہ ویؤخذ علیہ الاصاحب ھذا القبر، واشار الی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	ہر شخص کی بات قبول بھی کی جا سکتی ہے اور رد بھی کی جا سکتی ہے سوائے اس قبر والے کی بات کے، اور اشارہ قبر نبوی کی طرف کیا۔

اور اسی نظریہ اور طریقہ پر تمام ائمہ اربعہ اور دوسرے محققین امت چلے اور اسی کو اپنا معمول بنایا، اور ہر ایک نے تقلید جامد سے منع کیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی کتاب میں کئی جگہ مقلدین جامدین کی مذمت فرمائی ہے؛ اور پچھلے اور اگلوں میں اکثر و بیشتر لوگ علماء و مشائخ کی تقلید کرنے ہی کے سبب کفر و ضلالت میں مبتلا ہو گئے۔

not proper words.

Marfat.com

اور امام ابو حنیفہ و مالک و شافعی و احمد وغیرھم رحمہم اللہ کے اقوال سے ثابت ہے کہ سب نے یہی کہا،

لا یحل لاحد ان یفتی بکلامنا، او یاخذ بقولنا مالم یعرف من این اخذ نا	کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ ہماری کسی بات پر فتویٰ دے، یا ہماری بات پر عمل کرے، جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ ہم نے اس بات کو کہاں سے لیا ہے۔

اور سب نے نہایت صفائی سے اعلان کیا ہے

اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ	جب صحیح حدیث مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔

یہ بھی فرمایا،

اذا قلت قولاً فاعرضوہ علی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ، فان وافقھما فاقبلوہ، وما خالفھما فردوہ، واضربوا قولی عرض الحائط	جب میں کوئی بات کہوں تو اسے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر پیش کرو، اگر ان کے موافق ہو تو قبول کرو، اگر ان کے مخالف ثابت ہو تو مسترد کر دو، اور میری بات دیوار پر مار دو۔

یہ ہیں ان ائمہ اعلام کے اقوال وارشادات، اللہ انھیں جنت نصیب

Marfat.com

کرے، لیکن افسوس و ہزار افسوس ان مقلدین و مؤلفین پر ہے جنھوں نے فقہ کے دفتر کے دفتر سیاہ کئے اور عوام نے انھیں مجتہد و معصوم سمجھ لیا اور انھوں نے ان چاروں ائمہ میں سے کسی ایک کی تقلید کو عوام پر مسلط کردیا ۔ اور اپنے من پسند مذہب کا ان کو پابند کردیا اور ان کو سختی سے منع کردیا کہ جس امام کی وہ تقلید کر رہے ہیں ان کے علاوہ کسی اور کی ہرگز تقلید نہ کریں ۔ نہ کسی کے فتویٰ پر عمل کریں ۔ گویا انھوں نے اپنے امام کو واجب الاطاعت رسول کا درجہ دیدیا، کاش کہ یہ لوگ اپنے ہی امام کے حقیقی قول پر عمل کرتے ۔ لیکن ان میں سے اکثر کو اپنے امام کے نام کے سوا ان کا فتویٰ و قول معلوم بھی نہیں، ان میں سے کتنے ایسے ہیں جنھوں نے خود مسائل گڑھ لئے ہیں، اور مذاہب بنالئے اور انھیں اپنے امام کی طرف منسوب و مشہور کردیا ۔ بعد والوں نے لاعلمی میں یہ سمجھ لیا کہ یہ ان کے امام کا قول و مذہب ہے ۔ جبکہ درحقیقت یہ مسائل ان کے امام کے اقوال کے صریح خلاف ہیں اور امام موصوف ان من گھڑت فتاویٰ و مسائل سے بری الذمہ ہیں ۔ جو ان کی طرف منسوب کردیئے گئے ہیں ۔

جیسے بعد کے اکثر احناف کے علماء کا یہ مسئلہ کہ نماز کے تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا حرام ہے ۔

یا یہ کہ " ید اللہ " سے مراد اللہ کا ہاتھ نہیں اس کی قدرت ہے

یا یہ کہ اللہ اپنی ذات کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے اور عرش پر مستوی نہیں ہے ۔ وغیرذالک ۔ حالانکہ یہ ایسے مسائل ہیں کہ جو ان کا اعتقاد رکھے گا اور اس پر قائم رہے گا ، وہ دین اسلام سے خارج ہو جائے گا ۔

اسی قسم کے مسائل کے اختراع و اشاعت سے مسلمانوں میں پھوٹ پڑی اور وہ فرقہ فرقہ ہو گئے ۔ اور پوری اسلامی دنیا اختلاف ونفاق سے بھر گئی ، ایک نے دوسرے کو بدعتی کہا ، اور معمولی معمولی باتوں پر ایک جماعت نے دوسرے کو گمراہ قرار دیا ، بلکہ ایک نے دوسرے کو کافر کہا ، اور گتھم گتھا ہو کر ایک نے دوسرے کی گردن کاٹی ، اور ان پر رسول صادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشینگوئی صادق ہوئی ،،

ستفترق امتی ثلاثا وسبعین فرقۃ کلھا فی النار الا واحدۃ قیل من ھم یا رسول اللہ ، قال ، الذین علی ما انا علیہ واصحابی	میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ایک کے سوا سب کے سب جہنم میں جائیں گے ، لوگوں نے پوچھا وہ ایک کون سا فرقہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا ، وہ لوگ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر عمل کریں گے ،

Marfat.com

تقلیدِ شخصی کے سبب لوگ فرقوں میں بٹ گئے!

خدا گواہ ہے کہ مسلمان جبتک پکے اور سچے مسلمان رہے، اسوقت تک وہ دنیا میں فاتح و منصور بن کر دین کا جھنڈا بلند کئے رہے خلفاء راشدین و تابعین کرام کی زندگیاں اس کی روشن مثالیں ہیں، لیکن جب مسلمانوں نے اللہ رب العالمین کے احکامات بدل ڈالے تو اللہ نے ان سے اپنی نعمتیں چھین لیں، اور ان کو دولت و خلافت سے محروم کر دیا۔

مسلمانوں نے دین میں جو نمایاں تبدیلیاں کیں ان میں سب سے بڑی چیز کسی ایک خاص مذہب کی پابندی تھی، اور اس کے ساتھ اندھا تعصب اور یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ تمام فقہی مذاہب تیسری صدی کے بعد کی پیداوار ہیں جو دین میں سراسر بدعت ہیں اور ہر وہ بدعت جسے دین و ثواب سمجھ لیا جائے ضلالت ہے۔

سلف صالحین قرآن و حدیث پر عامل تھے، اجماع امت ان کا معمول تھا، اللہ ان کے نقش قدم پر چلنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے، آمین

لیکن مسلمانوں میں جب فقہی مذاہب کی بدعت شروع ہوئی تو اس کے نتیجے میں فرقہ بندی اور ایک دوسرے کو گمراہ کہنے کی وبا پھوٹی یہاں

Marfat.com

تک کہ فتاوے صادر ہوئے کہ ایک حنفی مسلمان کی نماز شافعی امام کے پیچھے جائز نہیں۔

رہا یہ کہنا کہ مذاہب اربعہ ہی اہلسنت ہیں سراسر غلط ہے کیونکہ یہ چاروں مذاہب ایک دوسرے کو باطل اور گمراہ قرار دے رہے ہیں، اور مسائل میں ان کا آپس میں سخت ٹکراؤ اور اختلاف ہے۔ جس کے نتیجے میں ایک دور ایسا بھی گذرا ہے کہ حرم شریف میں ابراہیمی مصلی کی جگہ چار مصلے قائم کیے گئے۔ اور ہر مذہب والا اپنی جماعت کے لئے انتظار میں کھڑا رہتا تھا، اس طرح ابلیس لعین مسلمانوں کو لڑانے اور انھیں فرقوں میں بانٹ کر منتشر کرنے میں کامیاب ہوگیا، فنعوذ باللہ من ذالک"

کیا مُردوں سے قبر میں انکے مذہب اور طریقہ کی بابت بھی سوال کیا جائے گا؟

صاحب عقل وانصاف مسلمانوں سے ہمارا یہ سوال ہے کہ خدارا آپ جواب دیں کہ کیا واقعی قبر میں یا میدان حشر میں حساب وکتاب کے وقت یہ بھی پوچھا جائے گا کہ آپ کس مذہب اور امام کو مانتے تھے اور کس شیخ طریقت کے دامن سے وابستہ تھے؟ یا فلاں امام کا مذہب کیوں نہیں اختیار

Marfat.com

کیا؟ اور فلاں شیخ طریقت سے بیعت کیوں نہیں کی؟ کیا قرآن وحدیث میں اس قسم کے سوالات کا کوئی ذکر موجود ہے؟ سوچئے اور انصاف سے جواب دیجئے ——!

فرقہ پرست و پیر پرست میدانِ حشر میں

جو لوگ قرآن وحدیث پر براہ راست عمل چھوڑ کر اپنے علماء ومشائخ کی تقلید میں اندھے ہو گئے ہوں گے وہ قیامت کے دن اپنا بدترین حشر دیکھ کر رنج وافسوس سے انگلیاں چبائیں گے۔ اور اپنے تقلیدی فعل پر پچھتائیں گے، ارشاد ربانی ہے۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا	اس دن ظالم انسان اپنا ہاتھ چبائے گا، اور کہے گا کاش میں نے رسولؐ کا ساتھ پکڑا ہوتا، اے کاش میں فلاں کو اپنا دوست نہ بنائے ہوتا

(الفرقان ۲۷-۲۸)

یقیناً کتاب وسنت کی راہ چھوڑ کر جو لوگ تقلید وعلماء پرستی کی راہ اختیار کریں گے ان سے قیامت میں یہ سوال ہوگا کہ تم نے رسول اللہ

Marfat.com

کی راہ چھوڑ کر اماموں کی راہ اور پیروں کا طریقہ کیوں اختیار کیا اور ایک مذہب کی پابندی کس بنیاد پر اختیار کی ؟

مسلمانو ! اپنے دین کی طرف لوٹو، اور قرآن و حدیث کے ظاہری احکامات پر عمل کرو، صحابہ و تابعین و سلف صالح کے متفق علیہ مسائل کو اپنا معمول بناؤ۔ اللہ رب العالمین کی توحید اختیار کرو، اللہ کے سوا نہ کسی کی بندگی کرو، نہ کسی سے امید رکھو، اپنے موحد مسلمان بھائی کے ساتھ اخوت و محبت پیدا کرو، اسی میں ہم سب کی نجات ہے اور یہی سعادت کی راہ ہے،

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وصیت ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے جسے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے امام ترمذی نے اپنی جامع میں نقل کی ہے، عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں۔

وعظنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما بعد صلاة الغداة موعظة بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب، فقال رجل	ایک دن صبح کی نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا موثر وعظ فرمایا کہ جس سے آنکھیں بہہ پڑیں، اور دل کانپ اٹھے ایک شخص نے کہا یہ الوداعی نصیحت ہے۔ اس کے بعد آپ ہمیں کس

Marfat.com

إِنَّ هٰذِهِ لموعظة مودع
فماذا تعهد الينا يا رسول
الله؟ قَالَ اوصيكم بتقوى
الله، والسمع والطاعة
وان تامر عليكم عبد
حبشي، فانه من يعش
منكم فسيرى اختلافا
كثيرا واياكم و
محدثات الامور فانها
ضلالة، فمن ادرك
مِنكم ذالك فعليه
بسنتي وسنة الخلفاء
الراشدين المهديين
عضوا عليها بالنواجذ

بات کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا
تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقوی
اختیار کرو، اور احکامات سنو
اور اطاعت کرو، خواہ تم پر حبشی
غلام ہی کیوں نہ امیر مقرر کر دیا جائے
اس لئے جو تم میں سے زندہ رہیں گے
وہ دیکھ لیں گے کہ میری امت میں بڑا
اختلاف پیدا ہوگا۔ اور دیکھو دین میں پیدا
کردہ نئی باتوں سے بچنا اس لئے کہ یہ گمراہی
ہے۔ تو جو شخص ایسا زمانہ پائے وہ میری اور
خلفائے راشدین کی سنت کو دانتوں
سے پکڑے۔

آج تقلید و مذہبی فرقہ بندیوں کے سبب مسلمان ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم وصیت کے مطابق ہم سب کو چاہئے کہ تقلید جامد چھوڑ کر کتاب و سنت و عمل صحابہ و تابعین پر

Marfat.com

متفق ہو جائیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جو شخص ہر مسئلہ میں ایک معین مذہب کی تقلید کرتا ہے اسے بہت سی صحیح حدیثوں پر عمل سے محروم ہونا پڑتا ہے نیز وہ بہت سی صحیح حدیثوں کی اپنے عمل سے مخالفت بھی کرتا ہے، جو دین میں کھلی ہوئی ضلالت اور فرقہ پرستی ہے، اسی لئے بہت سے علماء نے مثلاً ابن الھمام و ابن عابدین وغیرھم نے اپنی کتابوں میں مذہب معین کی تقلید سے منع کیا ہے۔

مذہب معین کی پابندی کا رواج سیاست کیوجہ سے ہوا

صرف ایک ہی مذہب کا پابند ہو جانا اور شریعت اسلامیہ کی پوری جامعیت و ہمہ گیری کو چھوڑ کر ایک امام کے مذہب سے چمٹ جانا محض اسلئے ہوا کہ لوگ مختلف سیاسی مصلحتوں اور انقلابات زمانہ کا شکار ہوئے اور ان مذاہب کا رواج سیاسی کش مکش کی بنا پر ہوا۔

مذہب حق کیا ہے ؟

قابل اتباع مذہب حق صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب ہے۔ وہی واجب الاتباع امام اعظم ہیں، انھیں کے مذہب پر تمام صحابہ وخلفاء راشدین چلے اور قائم رہے، اور سب نے صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا ہمیں حکم دیا۔

حکم الٰہی بھی یہی ہے، ارشاد ہے:۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر) — اور جو کچھ رسول تم کو دیں وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دیں اس سے رک جاؤ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ (ترمذی) — میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوط پکڑو۔

نیز صحابہ کرام میں سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ نے بھی اور نہ ہی ائمہ میں سے امام ابوحنیفہ و امام مالک اور نہ ان کے سوا کسی اور نے کبھی یہ کہا کہ میرے قول پر عمل کرو، یا میرا مذہب اختیار کرو، بلکہ ان سب نے اس سے منع کیا ہے، لہٰذا جب حقیقت یہ ہے تو مسلمانوں میں یہ مذہبی

فرقہ بندی کہاں سے رواج پائی، اور کس طرح مسلمان فرقوں میں بٹ گئے ظاہر ہے کہ صحابہ تابعین و تبع تابعین کے زمانۂ حق کے بعد یہ تقلیدی فتنے برپا ہوئے اور دنیا پرست سلاطین اور جاہ پرست علماء سوء کی وجہ سے ان گروہوں نے مسلمانوں میں جنم لیا، فانا للہ وانا الیہ راجعون،

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کہ یہ مذاہب بدعت ہیں!

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ "الانصاف" میں لکھا ہے کہ "لوگ پہلی اور دوسری صدی ہجری میں کسی ایک مذہب کی تقلید سے واقف نہ تھے، اور نہ ہی اس وقت تک مسلمانوں میں کسی خاص مذہب کا رواج تھا، سلف صالح مذہب کے تصور سے واقف نہ تھے، اس وقت سب لوگ صرف شرع محمدی کی اتباع کرتے تھے اور تمام اعمال میں صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و عمل کی اتباع کرتے تھے، اور تمام صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا اس بات پر اجماع تھا کہ لائق تقلید و اتباع صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے، یہ سب لوگ اس بات سے منع کرتے تھے کہ

Marfat.com

کوئی مسلمان صرف کسی ایک شخص کے قول و فتویٰ پر عمل کرے۔

لہٰذا اب جو شخص صرف امام ابو حنیفہ، یا صرف امام مالک یا صرف امام شافعی یا صرف امام احمد بن حنبل کے تمام اقوال ہی پر عمل کرے، اور کتاب و سنت کو نظر انداز کر دے، تو بلا شبہ ایسا شخص اجماع امت کا مخالف ہے اور مسلمانوں کی متفقہ راہ حق کو چھوڑ کر اوروں کی راہ کو اختیار کرنے کا مرتکب ہوگا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

اسی لئے تمام فقہائے کرام نے اپنی اور دوسروں کی تقلید سے منع کیا ہے۔ اور اپنے مقلدین کی سخت مخالفت کی ہے۔

امام العز بن عبد السلام نے اپنی کتاب "قواعد الاحکام فی مصالح الانام"، اور شیخ صالح الفلانی نے اپنی کتاب "ایقاظ ھمم اولی الابصار" میں اس کی تفصیل لکھی ہے۔

ان متعصب و جامد مقلدین پر تعجب اور افسوس ہوتا ہے کہ وہ ان سب حقیقتوں کو جاننے کے باوجود کہ ان کے مذہب کے بعض مسائل حدیث صحیح کے بالکل خلاف ہیں پھر بھی وہ ان پر اس طرح عمل کرتے ہیں جیسے وہ قرآن و حدیث کا درجہ رکھتے ہیں، اور ان کا امام نبی مرسل کی طرح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ان کے مذہب کے خلاف صحیح حدیث بھی پیش کر دی جاتی ہے تب بھی وہ اپنا مذہب نہیں چھوڑتے، بلکہ حدیث کو رد کر دیتے

Marfat.com

ہیں ، اوران کے دل میں یہ بات پوری طرح اتر چکی ہے کہ چاہے ان کے مذہب کے خلاف کیسی ہی مضبوط دلیل کیوں نہ مل جائے وہ اپنا مذہب نہیں چھوڑیں گے نہ اپنے امام کی تقلید ترک کریں گے ۔

قرآن نے علماء پرستی سے منع کیا ہے!

ترمذی میں حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے ،

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ	انھوں نے اپنے علماء ومشائخ کو
رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا	اللہ کے مقابلے میں رب بنالیا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ فقلت	میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
یارسول الله انهم	یہود ونصاریٰ اپنے علماء
ما كانوا يعبدونهم	کی عبادت نہیں کرتے تھے ، آپ نے
فقال صلى الله عليه وسلم	فرمایا کہ یہ علماء جب کسی چیز کو حلال
انهم اذا احلوا لهم شيئاً	کہدیتے تو یہ حلال سمجھ لیتے اور جب
استحلوه ، واذا حرموا عليهم	وہ حرام کہدیتے تو یہ حرام سمجھ لیتے ، یہی
شيئاً حرموه فذالك عبادتهم	ان کی عبادت کرنا ہے ۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی ایک امام کی تقلید پر تعصب برتنے والا جاہل اور گمراہ ہے!

مسلمانو! پوچھو جب ہم ایک امام کی تقلید پر جم جائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی اطاعت اللہ نے ہم پر فرض کی ہے اس کی صحیح حدیث ملنے پر بھی امام ہی کی تقلید کریں اور حدیث رسول ترک کر دیں تو بتاؤ قیامت کے دن ہم اللہ رب العالمین کے سامنے کس طرح کھڑے ہوں گے؟ اور ہم سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے۔

ایسا شخص تو کافر ہے جسے توبہ کرنی چاہئے، کیونکہ جب اس کا یہ عقیدہ ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی اتباع واجب ہے تو اس نے ائمہ کو نبی کا درجہ دیدیا، جو سراسر کفر ہے۔

زیادہ سے زیادہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ ایک عامی آدمی کے لئے یہ تو جائز ہے کہ کسی ایک امام کو متعین کئے بغیر جس امام کی رائے اسے موافق اور اچھی معلوم ہو اس کی پیروی کرے، اگر کوئی شخص تمام ائمہ سے محبت رکھتا ہے اور ان میں سے جس کی رائے بھی اسے پسند آجائے اس پر عمل کرلے تو یہ ایک پسندیدہ اور گوارہ بات ہوگی۔

Marfat.com

لیکن اگر کوئی صرف ایک متعین امام کی تقلید پر جم جائے اور دوسرے ائمہ و تابعین کو چھوڑ دے، تو وہ اس رافضی اور خارجی کی طرح سمجھا جائے گا جو صحابہ کرام میں سے کچھ سے محبت کرتا ہے اور کچھ سے نفرت کرتا ہے، الغرض اہل رائے و تقلید کے یہ مختلف گروہ اپنے عمل و عقیدہ کے اعتبار سے قابل مذمت اور حق سے دور اور خارج ہیں۔

مقلد کے بارے میں امام ابن تیمیہ کی رائے

شیخ الاسلام احمد بن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ مصریہ میں لکھا ہے کہ، اگر کوئی شخص ان چاروں اماموں میں سے کسی ایک کا پیرو ہو لیکن بعض مسائل میں اگر وہ دوسرے امام کے مذہب کو زیادہ قوی اور حق سمجھ کر اس پر عمل کرے تو ایسا شخص قابل تعریف ہے، اس کا یہ عمل حق اور درست ہے، لیکن اگر کوئی شخص صرف ایک امام مثلاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہے اور صرف انھیں کے قول کو حق اور قابل عمل سمجھتا ہے اور دوسرے ائمہ کا مخالف اور منکر ہے تو ایسا متعصب شخص جاہل بلکہ کافر ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک،

"شرح اقناع" میں جمہور علماء اسلام کا یہ فتویٰ مذکور ہے کہ ایک معین امام کے مذہب کی پابندی جائز نہیں اور جمہور علماء

کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں سمجھتے اور (یا) معین مذہب کی اتباع کرے ، اور اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت میں کسی کی بھی اطاعت جائز نہیں ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص پر ہر حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واجب کردی ہے ۔

امام ابن تیمیہ نے یہ بھی فرمایا ، جس نے ایک معین امام کی تقلید واجب کرلی اسے توبہ کرنی چاہیئے ورنہ قابل گردن زدنی ہے ، کیونکہ کسی غیر نبی کی تقلید کو واجب کرنا شریعت سازی میں اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے ۔ شریعت بنانا صرف اللہ کا حق ہے ۔

علامہ ابن الھمام کا ارشاد

مذہب معین کی پابندی ضروری نہیں

الکمال ابن الھمام نے " التقریر والتحریر " جو اصول فقہ حنفی کی کتاب ہے ۔ میں لکھا ہے کہ ایک مخصوص مذہب کی پابندی صحیح نہیں اس لئے کہ دینی عمل واجب ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے واجب کیا ہے ، اور اللہ اور اس کے رسول نے یہ واجب نہیں کیا ہے کہ امت میں سے کوئی کسی ایک کے مذہب کی پابندی کرے ، اور دین میں صرف

Marfat.com

اسی کی سب باتوں پر عمل کرے اور دوسروں کی بتائی ہوئی باتوں کو چھوڑ دے۔

خیر القرون میں اس کا ہرگز ثبوت نہیں ملتا کہ کسی ایک معین مذہب کی پابندی کی جاتی رہی ہو،

عام طور پر حنفی یا شافعی عوام یہ کہتے ہیں کہ میں "حنفی" یا "شافعی" ہوں، جبکہ وہ مسلین اپنے امام کے طریقہ کو صحیح طور پر جانتا بھی نہیں تو وہ صرف حنفی کہدینے سے کیسے حنفی ہوگیا، جیسے کوئی شخص علم کے بغیر اپنے کو فقیہ اور عالم کہدے تو اس کی بات کیسے سچ مان لی جائیگی، بالکل امام کے مسلک کو دلائل سے جانے بغیر کسی کو اس کی طرف اپنی نسبت کرنے کا کیا حق ہے؟

مقلد اور متبع کے درمیان فرق

"ایقاظ ھمم اولی الابصار" کے مؤلف علامہ الفلانی نے لکھا ہے کہ مقلد اور متبع کے درمیان فرق یہ ہے کہ "مقلد اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہیں پوچھتا بلکہ صرف اپنے امام کا مذہب پوچھتا ہے، اگر اسے معلوم ہو جائے کہ اس کے امام کا مذہب اللہ اور اس کے رسول کے خلاف ہے تو وہ اپنے امام کا مذہب چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی طرف نہیں لوٹے گا۔

Marfat.com

اور متبع صرف اللہ اور اس کے رسول کا حکم پوچھتا ہے، کسی کی رائے اور مذہب نہیں پوچھتا، اگر اسے کوئی مشکل درپیش ہو ضروری نہیں کہ وہ کسی خاص عالم ہی سے مسئلہ پوچھے بلکہ جس عالم کو بھی وہ پائے گا اس سے مسئلہ پوچھ لے گا، کسی ایک کی رائے کا پابند ہو کر نہیں رہے گا، ایسا نہیں کہ وہ اپنے مخصوص عالم کے علاوہ کسی اور کی بات سننا گوارا ہی نہیں کرتا۔

بس یہی فرق ہے اس تقلید کے درمیان جس میں آج کے بہت سے مسلمان مبتلا ہیں اور اس اتباع کے درمیان جس پر سلف صالح عامل تھے،

تقلید کی تعریف

شریعت میں تقلید کہتے ہیں کسی بات کو بلا دلیل مان لینا شریعت نے اس سے منع کیا ہے۔ اور اتباع اس حکم کو کہتے ہیں جس پر دلیل وحجت قائم ہو، اور اللہ کے دین میں تقلید حرام ہے، جبکہ اتباع واجب ہے۔

ایک عام مسلمان جب لاعلمی میں یا اپنی جہالت کے سبب کسی مفتی کے فتویٰ پر عمل کرنا درست سمجھتا ہے تو ایسی صورت میں کسی مفتی کے فتویٰ کے بجائے وہ حدیث نبوی پر کیوں نہیں اعتماد وعمل کرتا، یعنی مفتی سے فتویٰ پوچھنے کے بجائے اس سے اس مسئلہ میں حدیث کیوں نہیں پوچھتا،

Marfat.com

اگر ایسا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل اس وقت تک لوگ جائز نہ سمجھیں جبتک اس پر کسی عالم کا عمل یا حکم نہ مل جائے یعنی کسی عالم کا قول حدیث پر عمل کی شرط بن جائے تو یہ سب سے بڑی گمراہی اور عمل باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حجت قرار دیا ہے اور اس کے لئے کسی امام یا عالم کو واسطہ نہیں بنایا ہے، اور جو شخص کسی حدیث پر عمل کرے اس کے بارے میں خطاء کا احتمال کرنا غلط ہے، البتہ جس میں علمی اہلیت نہیں ہے، اس کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے :-

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ — اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم خود نہیں جانتے۔

(النحل ۴۳)

اور جب سوال کرنے والے کے لئے اپنے امام یا عالم یا مفتی کے قول پر اعتماد کرنا جائز ہے تو کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھنے والوں اور بیان کرنے والوں پر اعتماد کرنا اور بھی اولیٰ و افضل ہے اگر فرض کر لیا جائے کہ سائل حدیث نہیں سمجھ سکا تو یہی شبہہ مفتی سے فتویٰ پوچھنے والے مقلد کے بارے میں بھی کیا جانا چاہئے اگر ایک سائل لاعلمی کی

بنا پر مفتی سے فتویٰ لے سکتا ہے تو وہی سائل کسی عالم سے حدیث رسول کیوں نہیں معلوم کر لیتا، کیونکہ قیاس و رائے اور علماء کے فتووں کے مقابلہ میں حدیث سے حجت و دلیل حاصل کرنا زیادہ قوی اور صحیح ہے اور رائے کے مقابلے میں حدیث پر عمل کرنا زیادہ افضل ہے، اور علامہ ابن نجیم نے البحر الرائق میں لکھا ہے کہ نص صریح پر عمل کرنا قیاس پر عمل کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ اور ظاہر حدیث پر عمل واجب ہے۔

الغرض، ایک صحیح فکر اور صاف و سنجیدہ فہم والے شخص کی سمجھ کے مطابق کسی حدیث پر عمل کرنا سب کے نزدیک متفق ہے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فتویٰ دے کر کہا کرتے تھے، ہم اس مسئلہ میں اسی حد تک سمجھ سکے ہیں، اگر کوئی دوسرا ہم سے زیادہ واضح طور پر مسئلہ کو سمجھا دے تو اسی کی بات مانی جائے گی، امام شعرانی نے بھی "المیزان میں" ایسا ہی نقل کیا ہے۔

Marfat.com

ملا علی قاری حنفی کا ارشاد گرامی

ملا علی قاری حنفی کا ارشاد ہے، اس امت کے کسی آدمی پر واجب نہیں ہے کہ وہ حنفی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی ہو بلکہ ہر شخص پر اگر وہ عالم نہیں ہے تو واجب ہے کہ وہ "اہل ذکر" سے پوچھ لے اور ائمہ اربعہ بھی "اہل ذکر" میں سے تھے۔ اسی لئے ایک عام مسلمان کی بابت کہا گیا ہے کہ جو عالم کی پیروی کرے گا وہ محفوظ رہے گا اور ہر ذمہ دار شخص پابند ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے، البتہ یہ بات ملحوظ خاطر رہے، کہ کوئی کسی خاص مذہب کی پابندی نہ کرے نہ کسی خاص عالم کو فتوی کے لئے مخصوص کرے اور جب کسی مفتی سے فتویٰ پوچھے تو اس سے اس طرح دلیل طلب کرے جیسے ٹیکس وصول کرنے والے انسپکٹر یا پولیس سے لوگ سرکاری آرڈر طلب کرتے ہیں۔

Marfat.com

امام واجب الاتباع اور لائق اقتداء صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الصراط المستقیم کی شرح میں لکھا ہے :-

حقیقت میں واجب الاتباع اور لائق اقتداء امام نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ان کے ہوتے ہوئے دوسروں کی اتباع غیر معقول بات ہے اور یہی سلف صالحین کا طریقہ اور نظریہ تھا، اللہ ہمیں بھی سلف صالحین کے عقائد و نظریات پر چلنے کی توفیق دے، آمین۔

اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا،

تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت واضح اور ثابت ہو جائے اس کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی کے قول و عمل کی وجہ سے اس سنت کو چھوڑ دے،

اور بلاشبہ حق پرست وہی لوگ ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و عمل کی اقتداء کرتے ہیں اور وہ آپ کے حکم و عمل پر عمل کرتے ہیں اگر وہ کئی قسم کے حکم ہیں تو کبھی اس حکم پر اور کبھی اس حکم پر، نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین اور صحابہ و تابعین کی اقتداء کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

Marfat.com

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ۳۱)	اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو، تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔
وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر ۷)	اور جو کچھ رسول تم کو دیں اس کو لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔

مذاہب کے اتباع کے سبب امت میں تفرقے اور اختلافات پیدا ہوئے!

جب ایک ہی مسئلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایتیں ثابت ہوں تو باری باری دونوں پر عمل کرنا چاہیے، تاکہ آپ کی مکمل اتباع ہو سکے لیکن جب اس میں سے ایک پر عمل کیا جائے اور دوسرے کا انکار کر دیا جائے تو اس سے بڑے فتنہ کا خوف ہے، اگر کوئی نص کے مقابلے میں علت بیان کرے تو اس طرح وہ حق سے دور جا پڑے گا اور اسے اس کا احساس بھی نہ ہوگا۔ اور کسی مسلمان کے لئے یہ کسی طرح مناسب نہیں کہ رسول صادق المصدوق سے ثابت شدہ کسی روایت

Marfat.com

کا انکار کرے، جب کہ حضور کی سب باتیں وحی الٰہی سے منقول ہیں
اور آپ نے کوئی بات اپنی طرف سے بنا کر نہیں کہی ہے۔
بدقسمتی سے جب وہ دور آیا کہ مسلمان اس فتنے میں مبتلا ہوئے کہ
ایک حدیث کو قبول کرتے اور دوسری کو چھوڑ دیتے تو اس کے سبب
پھوٹ ڈالنے والے مذاہب وجود میں آئے، اور لوگ فخریہ وعلانیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مسائل منسوب کرنے کے بجائے
" ہمارے نزدیک " تمہارے نزدیک " ہمارا مذہب " اور " تمہارا
مذہب " ہماری کتابیں " اور تمہاری " کتابیں " اور ہمارا امام اور
تمہارا امام کہنے لگے
جس کے نتیجے میں آپس میں بغض ونفرت، حسد وتکبر، کٹاؤ
اور علحدگی پیدا ہوئی، اور مسلمان اپنے ملی اور قومی مسائل میں ناکام و
نامراد ہونے لگے، اور وہ آپس میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، اور یہود
ونصاریٰ کے لئے لقمۂ تر بن گئے، افسوس لوگ اتنا نہیں سمجھ پاتے کہ
تمام ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم ساری امت اسلامیہ کے لئے رہنما اور قابل
احترام تھے، تعصب کا ستیاناس ہو، اللہ ہمیں سیدھی راہ دکھلائے، آمین
اس بارے میں اگر آپ اچھی طرح تحقیق کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے
گا کہ یہ مذاہب دشمنان اسلام کی طرف سے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے

Marfat.com

اور انھیں منتشر کرنے کے لئے رواج دیے گئے، اور یہود و نصاریٰ کی طرح مسلمان متعصب جہلاء نے ان کو رواج دیا، اور یہ ایک تاریخی سانحہ ہے کہ مسلمانوں میں جہلاء اور متعصبین کی تعداد ہر دور میں زیادہ رہی، جو نہ حق انصاف کی صلاحیت رکھتے نہ حق و باطل کے درمیان تمیز کر پاتے۔

علامہ ابن عبد البر اور ابن تیمیہ رحمہم اللہ نے فرمایا:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث مل جائے، تو اس کے مقابلے میں کسی کا قول لینا جائز نہیں ہے، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اختیار کرنا اور اس پر عمل کرنا ہی زیادہ حق و صواب ہے اور یہی ہر مسلمان کا فرض ہونا چاہیئے۔

مقلدین کی طرح نہیں جو قرآن و حدیث پر اپنے مذہب اور رائے کو مقدم رکھتے ہیں، حالانکہ قرآن و حدیث کا مقابلہ عقلی احتمالات اور نفسانی خیالات اور شیطانی تعصب سے نہیں کیا جا سکتا، کہ لوگ صحیح حدیث کے مقابلہ میں یہ عذر و تاویل پیش کریں کہ ممکن ہے مجتہد نے اس حدیث کو محض اس لئے چھوڑ دیا ہو کہ اسے اس میں کوئی علت ملی ہو یا اس حدیث کے مقابلے میں اسے کوئی دوسری دلیل مل گئی ہو۔ یا اس طرح کی دوسری کمزور باتیں جو فقہاء کے متعصب متبعین و مقلدین کہنے کے عادی ہو گئے ہیں،

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، سنت وہ ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے مقرر کیا ہے، غلط رائے کو امت کے لئے سنت مت بناؤ، اللہ اکبر، ایسا لگتا ہے کہ حضرت عمر رضؓ کو مستقبل میں پیدا ہونے والے فتنہ کا احساس تھا۔ اسی لئے انھوں نے اس سے ڈرا دیا تھا۔

چنانچہ ہم آج کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں رائے کا چلن ہوگیا ہے۔ اور کتاب و سنت سے ٹکرانے والے اقوال کو مذہب بنا لیا گیا ہے، لوگوں نے انھیں اباطیل کو دین سمجھ لیا ہے اور اپنے نزاعات و اختلافات کے موقع پر انھیں کو مرجع و سند قرار دیتے ہیں۔ اللہ کی پناہ! یہ کتنی بڑی مصیبت اور اندھی حمیت و تعصب کی رسم بن گئی ہے۔ جس میں آج مسلمانوں کی اکثریت مبتلا ہو چکی ہے فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

٭ ٭ ٭

Marfat.com

امام عبدالرحمٰن الاوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

امام عبدالرحمٰن الاوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلف صالحین کے آثار ہی کو اختیار کرو، خواہ لوگ اس کو چھوڑ چکے ہوں، اور لوگوں کی رایوں سے بچو خواہ لوگ اسے کتنا ہی سجا کر پیش کریں۔

بلال بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان

بلال بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، عورتوں کو ان کے مسجد سے فائدہ اٹھانے کے حق سے مت روکو، میں نے اپنے والد کو جواب دیا کہ میں تو اپنی بیوی کو مسجد میں جانے سے روکوں گا، جو لوگ چاہیں اپنی بیویوں کو مسجد کے لئے چھوڑیں میں نہیں چھوڑتا۔ والد یعنی عبداللہ بن عمرؓ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ تم پر لعنت کرے، اللہ تم پر لعنت کرے، اللہ تم پر لعنت کرے، مجھ سے سن نہیں رہے ہو کہ میں کہہ رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، عورتوں کو مساجد میں جانے سے مت روکو۔ اور ناراض ہو کر اٹھ پڑے اللہ تمام صحابۂ کرام سے راضی ہو۔

Marfat.com

امام ابو حنیفہؒ کا مذہب کتاب و سنت پر عمل کرنا ہے

روضۃ العلماء الزندویسیۃ میں صاحب ہدایہ سے مروی ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا، آپ جب کوئی بات کہیں اور قرآن مجید اس کے خلاف ہو، تو آپ نے فرمایا، کتاب اللہ کے مقابلے میں میری بات کو چھوڑ دو، پوچھا گیا، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث آپ کے قول کے خلاف ہو تو تب، آپ نے جواب دیا، حدیث رسول اللہ کے مقابلے میں میری بات کو چھوڑ دو، پوچھا گیا اگر صحابہ کا قول آپ کے قول کے خلاف پڑے، آپ نے فرمایا، صحابہ کے قول کے مقابلہ میں میری بات کو چھوڑ دینا، رضی اللہ عنہم۔

اور کتاب الامتاع میں امام بیہقی کی یہ روایت ہے جو انھوں نے اپنی سنن میں لکھا ہے کہ۔

امام شافعی رحمۃ اللہ نے فرمایا جب میں کوئی بات کہوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری بات کے خلاف قول ثابت ہو تو یاد رکھو کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند صحیح ثابت ہو وہی لائق اتباع ہے لہٰذا میری تقلید نہ کرنا، اور امام الحرمین نے بھی امام شافعی کے حوالہ سے اس بات کی تصریح کی ہے، اور یہ ایک متفقہ بات ہے۔

Marfat.com

اوزالکافی۔ میں ہے، اگر مجتہد مفتی کوئی فتویٰ دے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف ثابت ہو تو حدیث رسول پر عمل کرنا
ضروری ہے، اور قول رسول کو مفتی کے فتویٰ سے نیچا نہیں کیا جاسکتا
اور حدیث صحیح کا درجہ مفتی کے فتویٰ سے کسی حالت میں کم تر نہیں سمجھا
جاسکتا، اگر مفتی کا قول شرعی دلیل تصور کیا جاسکتا ہے تو حدیث رسول
کو تو اس سے کہیں زیادہ اول و افضل سمجھنا چاہیئے۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے اعلام الموقعین میں لکھا ہے۔
اصحاب ابوحنیفہ اس بات پر متفق ہیں کہ ضعیف حدیث قیاس
و رائے پر مقدم ہے۔ اور اس اصول پر ان کے مذہب کی بنیاد ہے
اگر کوئی یہ کہتا ہو کہ قیاس و رائے کے مقابلے میں حدیث پر عمل کرنا
واجب یا جائز نہیں ہے تو ہم ایسے شخص کے بارے میں صرف یہی کہیں
گے کہ وہ وہم وخیال کے مقابلے میں اللہ کی حجت کو رد کر رہا ہے۔ اور یہ
مسلمان کی شان نہیں، اور جو یہ عذر پیش کرے کہ حدیث فہم سے بالاتر
ہے تو وہ سرے سے مسلمان ہی نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ
نے اپنی کتاب کو اسی لئے نازل فرمایا ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور اس کے
معانی کو سمجھا اور جانا جائے، اور اللہ تعالیٰ نے رسول کو اس کا حکم بھی
فرمایا ہے کہ میری آیات کو لوگوں سے بیان کر دیں۔

ارشاد الٰہی ہے :۔

لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ تاکہ آپ لوگوں سے بیان کردیں جو
اِلَيْهِمْ (النحل ۴۴) کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا ۔

جب اللہ کا کلام سب کے سمجھنے کے لئے نازل کیا گیا تھا تو یہ کیسے کہا جائے کہ وہ ایک کے سوا سب کی سمجھ سے بالاتر ہے اور اس دور میں تو وہ سمجھا ہی نہیں جا سکتا، کیونکہ مقلدین کہتے ہیں کہ سینکڑوں سال سے کوئی مجتہد پیدا ہی نہیں ہوا ہے، ایسی باتیں وہی لوگ کہتے ہیں جو چاہتے ہیں کہ قرآن وحدیث کے خلاف ان کی رائے کے باطل ہونے کا علم دنیا کو نہ ہو سکے، اور وہ لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر یہ یقین دلاتے رہیں، کتاب وسنت کو اس طرح سمجھنا جس سے احکامات مستنبط ہوتے ہیں صرف انھیں مجتہدین کا کام ہے، اور چونکہ اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے اس لئے جتنا اجتہاد کیا جا چکا انھیں کو صحیح سمجھ کر اکتفا کیا جائے، واللہ اعلم ۔

اور براہ راست قرآن وحدیث کے مطالعہ سے یہ لوگ محض اسی لئے منع کرتے ہیں تاکہ کوئی شخص ان مذاہب کو ترجیح نہ دے۔ جو کتاب وسنت کے ظواہر سے مطابقت رکھتے ہیں اور ان پر عمل نہ شروع کر دے اور کچھ لوگوں نے ایک قدم بڑھ کر یہ بھی فتویٰ دے دیا

Marfat.com

کہ ایک ہی مذہب کا پابند رہنا ضروری ہے، ایک مذہب چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرنا جائز نہیں۔ تاکہ لوگ راجح مذہب کو اختیار ہی نہ کرسکیں اور کسی کو اس کی جرأت ہی نہ ہوسکے کہ ایک مذہب پر دوسرے مذہب کو ترجیح دے سکے۔

اور اہل علم و بصیرت جانتے ہیں کہ اس قسم کی باتوں کا اللہ کے دین میں کوئی وزن نہیں۔ اور ایسی اکثر باتیں عقل و نقل کے خلاف ہیں، اس کے باوجود بہت سے اہل علم کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے انحراف کرتے ہیں، جبکہ انھیں معلوم ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت فرض ہے اور وہ ثقہ روایات سے ثابت صحیح احادیث کی طرف دھیان بھی نہیں دیتے، اور اس کے مقابلہ میں مذاہب کی کتابوں میں مذکور اہل کی غیر مستند روایات سے چمٹے رہتے ہیں، اور جب کوئی امام کی رائے پر حدیث کو ترجیح دیتا ہے تو اسے گمراہ اور خارجی کہتے ہیں - فانا للہ وانا الیہ راجعون،

حالانکہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حکم صحیح حدیث سے ثابت ہے اس پر عمل کرے،

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی

عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ (النور ۶۳)

خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے کہ وہ کہیں کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے ۔

اور جب صحیح حدیث ثابت ہو جائے تو پھر کسی مسلمان کی شان نہیں کہ تقلید پر جما رہے، اس کے باوجود اگر وہ تقلید پر جما رہا تو بس وہ انھیں لوگوں جیسا ہے۔ جن کی بابت اللہ نے فرمایا ہے۔

وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَکَ (البقرۃ ۱۴۵)

اور اگر آپ ان کے پاس خواہ کوئی دلیل و نشانی لے کر آئیں یہ آپ کے قبلہ کی پیروی نہیں کریں گے ۔

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ حدیث پر عمل کرے اور محض اس لئے کہ وہ فلاں مذہب کا پابند ہے حدیث پر عمل کرنے سے نہ رکے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ (النساء ۵۹)

اگر تم کسی چیز میں جھگڑ پڑو، تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لے جاؤ ۔

Marfat.com

اور رسول اللہ کی طرف مسئلہ لے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اختلاف کے وقت صرف آپ کے ارشادات پر عمل کیا جائے، اور چونکہ ائمہ کے درمیان اختلافات مذاہب کو چھوڑ کر براہ راست حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا واجب ہے۔

مجتہد سے خطاء وصحت دونوں ہوتی ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطاء سے معصوم ہیں

تعجب ہے کہ مقلدین یہ جانتے ہیں کہ مجتہد سے خطاء و صواب دونوں کا ارتکاب ہوتا ہے، اور یہ ان کے عقیدہ کی ایک بنیاد ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطاء سے معصوم ہیں، اس کے باوجود وہ مجتہد کی بات پر اصرار کرتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام چھوڑ دیتے ہیں

اور ہم نے بہت سے عبادت گزار متقی و پرہیز گار مقلدین کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے زہد و اتقاء کے باوجود عمل بالحدیث میں سستی و نرمی برتتے ہیں، اور عمل بالحدیث کو اہمیت نہیں دیتے اور اپنی فقہی کتابوں ہی کی تعلیمات سے چمٹے رہتے ہیں، جیسے (معاذ اللہ) حدیث ان کے نزدیک ایک ناقابل عمل چیز ہے اور یہ دراصل ان کی جہالت کی پیداوار ہے،

Marfat.com

شیخ محمد حیات السندیؒ نے کہا، ہر مسلمان کا فرض ہے کہ قرآن و حدیث کے معانی جاننے اور ان کو سمجھنے ان سے احکامات حاصل کرنے کی پوری کوشش کرے، اگر ایسا نہیں کر سکتا تو اپنے علماء کی تقلید کرے، لیکن کسی ایک معین مذہب کی پابندی نہ کرے کیونکہ ایسا کرنے میں اپنے امام کو نبی کی طرح بنا دینا ہے، اور نہ ہر مذہب میں سے وہ باتیں لے جن میں احتیاط ہو۔ اور اس کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ ضرورت کے وقت رخصت پر عمل کرے ورنہ پھر اس پر عمل کرنا ہی ترک کر دے،

رہی ہمارے زمانہ میں فقہی مذاہب پر عمل کرنے والوں کی یہ بدعت کہ وہ ایک مخصوص مذہب کے پابند ہو جاتے ہیں، اور دلائل و شواہد سے قائل ہو جانے کے باوجود اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار نہیں کرتے تو ان کا یہ فعل محض بدعت اور جہالت ہے ہم نے تو یہاں تک دیکھا ہے کہ وہ صحیح غیر منسوخ احادیث تک چھوڑ دیتے ہیں اور بلا دلیل اپنے مذہب کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے،

جو شخص کسی چیز کو حلال یا حرام سمجھنے میں کسی خاص مذہب یا

Marfat.com

امام کی تقلید کرتا ہے اور اس کے مذہب کے خلاف صحیح حدیث ثابت ہو جانے کے باوجود محض تقلید اسے سنت پر عمل کرنے سے روکے تو ایسے شخص نے اپنے امام یا شیخ کو اللہ کے مقابلے میں رب بنا لیا ہے جو اس کے لئے اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال بناتا ہے اور حلال کی ہوئی چیز کو حرام بناتا ہے، ایسے مسلمانوں پر انا للہ وانا الیہ راجعون ہی پڑھنا چاہئے۔

اور سب سے عجیب بات یہ ہے کہ ان مقلدین کو جب کسی صحابی کی بابت ایسی بات معلوم ہوتی ہے جو صحیح حدیث سے ٹکراتی ہے اور وہ اس کا کوئی صحیح مفہوم و معنی بھی طے نہیں کر پاتے تو آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ ان صحابی تک یہ حدیث نہیں پہونچی،

لیکن اگر ان کے امام کے خلاف کوئی حدیث ملتی ہے تو وہ اس حدیث کی من مانی تاویل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بسا اوقات اس میں تحریف تک کر ڈالتے ہیں، اور اس پر بھی جب وہ اپنے امام کے قول کی کوئی صحیح تعبیر نہیں کر پاتے اور ان سے کہا جاتا ہے کہ ممکن ہے کہ تمہارے امام کو یہ حدیث نہ ملی ہو تو چراغ پا ہو جاتے ہیں،

ذرا مقلدین کا تقلیدی تعصب دیکھئے کہ صحابہ کی شان میں تو یہ کہنا گوارا کر لیتے ہیں کہ انھیں یہ حدیث نہیں ملی ہوگی لیکن اپنے امام

Marfat.com

کے بارے میں یہی بات سننی گوارا نہیں کرتے، جب کہ امام اور صحابی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

یہ مقلدین احادیث کا مطالعہ اور درس و تدریس محض تبرک کے لئے دیتے ہیں، عمل کے لئے نہیں کیونکہ جن احادیث کو یہ پڑھتے اور پڑھاتے ہیں عملاً انھیں کی مخالفت بھی کرتے ہیں، اور جب کوئی حدیث ان کے مذہب کے خلاف ملتی ہے تو اس کی بھرپور تاویل کرتے ہیں اور اس کے بعد بھی حدیث کے مقابلے میں جب جواب و دلیل سے ہار جاتے ہیں تو کھسیانے ہو کر کہتے ہیں کہ جس امام کی ہم تقلید کرتے ہیں وہ ہم سے زیادہ حدیث کو جانتے تھے۔

ان مقلدین کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ اس طرح اپنے اوپر اللہ کی حجت قائم کر رہے ہیں، جب انھیں اپنے مذہب کے موافق حدیث ملتی ہے تو خوش ہو جاتے ہیں اور جب ان کے مذہب کے خلاف حدیث ملتی ہے تو منہ بگاڑ لیتے ہیں اور اس حدیث کو سننا بھی گوارا نہیں کرتے،

حالانکہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ قول رسول کے سامنے جھک جائیں اور بلا چوں و چرا اس کو تسلیم کریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

Marfat.com

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ	تمہارے رب کی قسم یہ اس وقت
حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ	تک مومن نہ ہوں گے جبتک کہ اپنے
بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا	باہمی اختلافات میں آپ کو فیصلہ
فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا	کرنیوالا نہ مان لیں، پھر جو کچھ آپ
قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا	فیصلہ کریں اس پر اپنے دلوں میں
(النساء ٦٥)	تنگی بھی محسوس نہ کریں بلکہ پورے
	طور پر تسلیم کرلیں ۔

تقلید کی بابت ایک بصیرت افروز بیان

سند بن عنان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی " شرح مدونہ مالک " میں لکھا ہے،

" یہ سمجھ لو کہ صرف تقلید پر انحصار کرنا کسی بھی حق پرست آدمی کا کام نہیں، بلکہ یہ کسی غبی جاہل اور متعصب شخص ہی کا کام ہو سکتا ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ تقلید ہر شخص کے لئے حرام ہے، بلکہ ہمارا کہنا صرف یہ ہے کہ دلیل اور اقوال الرجال کا جاننا ضروری ہے، البتہ ایک عام بے علم آدمی کے لئے عالم کی تقلید ضروری ہے ۔

اور تقلید کہتے ہیں دلیل وحجت کے بغیر کسی کی بات کو ماننا اور اس

پر اعتماد کرنا، اور تقلید سے کسی قسم کا علم حاصل نہیں ہو سکتا اور کسی ایک معین مذہب کی تقلید و پابندی کرنا کھلی ہوئی بدعت ہے کیونکہ یہ بات قطعی طور پر سب جانتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں تقلید کا رواج نہیں تھا، اور اس وقت سب لوگ صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی طرف رجوع کرتے تھے اور جب دلیل نہیں ملتی تھی تو خود بھی آپس میں غور و خوض کرتے تھے۔

تابعین کرام کا بھی یہی حال تھا کہ دلیل نہ ہونے کے وقت اجتہاد کرتے تھے، اور تیسری صدی میں جس کے اندر امام ابو حنیفہؒ و مالک و شافعی و احمد رحمہم اللہ تھے سب کے سب اپنے پیش رو سلف صالحین کے طریقہ پر تھے، ان کے زمانے میں کسی ایک شخص کا معین مذہب نہ تھا جس پر سب مقلد ہو کر چلتے رہے ہوں ان کے قریبی اتباع و پیروکار بھی ان کے اسی راستے پر چلتے رہے سب دلیل کے ذریعہ حق تک پہونچنے کے عادی تھے، چنانچہ امام مالک کے کتنے ہی اقوال ہیں جن میں ان کے شاگردوں نے ان سے اختلاف کیا ہے۔ لہٰذا اہل تقلید کا یہ کہنا غلط ہے کہ تقلیدی مذہب سلف کی قدیم سنت رہی ہے بلکہ یہ تو دوسری صدی ہجری کے بعد پیدا ہوئی

ہے یعنی صدیوں کے بعد تقلید کا رواج ہوا ہے ۔"

بلا شبہ تقلید شخصی کی مذمت اور امام کی رائے کو خواہ وہ کتاب وسنت کے صریحی خلاف کیوں نہ ہو دین و مذہب سمجھ لینا مذموم بدعت اور بدترین خصلت ہے، ابلیس لعین نے مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور ان میں فرقہ بندی پیدا کر کے پھوٹ ڈالنے کی چال چلی ہے .تاکہ دین کے نام پر ان میں ہمیشہ سر پھٹول ہوتی رہے اور دینی بھائی ہونے کے بجائے مسلمان ایک دوسرے کے دشمن بنے رہیں ۔

اور ہم اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ہر مقلد اپنے امام کی تقلید و تعظیم میں ایسا مبالغہ کرتا ہے کہ اس جیسی تعظیم و تکریم وہ صحابۂ کرام کی نہیں کرتے ۔

اگر ان کے مذہب کے موافق کوئی حدیث مل گئی تب تو اس کو لے کر اچھلتے اور خوشی مناتے ہیں اور ان کی جگہ اپنی گردن جھکا دیتے ہیں . لیکن اگر کوئی حدیث ان کے مذہب کے خلاف دوسرے امام کے مذہب کی تائید کرتی ہے تو وہ اس حدیث کو ماننے کے بجائے اس کی بیجا تاویلات کرنے لگتے ہیں اس میں طرح طرح کے احتمالات اور کیڑے نکالتے ہیں اور اس حدیث کے خلاف بری طرح شور و غوغا پیدا کرتے ہیں'

Marfat.com

اور کھینچ تان کر کسی طرح اپنے امام کے مذہب کی تائید کی کوشش کرتے ہیں، خواہ اس سے صحابہ و تابعین کی مخالفت ہی کیوں نہ کرنی پڑے اور فقہاء کے یہ متقلدین جب کسی حدیث کی شرح لکھتے ہیں، تو اپنے مذہب کی مخالف تمام احادیث میں تعریف کرتے ہیں، اگر اس سے ہار جاتے ہیں تو اس حدیث کو منسوخ کہہ کر اس پر عمل سے روکنے اور منہ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں،

اور متقلدین جامدین نے تقلید کو اپنا مذہب و دین بنا رکھا ہے۔ اگر ان کے مذہب کے خلاف کتاب و سنت کی ہزاروں دلیلیں پیش کر دیجائیں تب بھی وہ ان پر کان نہیں دھریں گے، اور ان سے بدکے ہوئے گدھوں کی طرح بھاگیں گے، حرم شریف میں موجود بخاریوں ترکوں، اور ہندوستانی متقلدین کو ہم نے اچھی طرح جانچا اور پرکھا ہے یہ لوگ ہاتھوں اور گلوں میں لمبی لمبی تسبیحیں لٹکاتے ہیں اور سروں پر اونچی اونچی پگڑیاں باندھتے ہیں اور ہمیشہ "دلائل الخیرات" ختم خواجگاں" قصیدہ بردہ" وغیرہ ثواب سمجھ کر پڑھتے رہتے ہیں اور مختلف قسم کی بدعتیں کرتے رہتے ہیں،

شیخ ابوالقاسم القشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

ہم طالبان حق کا فرض ہے کہ اس نبی معصوم کی اقتداء کی پابندی

Marfat.com

کریں جو خطاء سے معصوم ہے۔ اور جن سے خطاء کے واقع ہونے کا شبہ ہے اس کی تقلید سے رک جائیں، اور ائمہ کرام کی جو بات بھی معلوم ہو اسے کتاب وسنت کی کسوٹی پر پیش کر دیں، اور جو کچھ ان دونوں بنیادوں سے ثابت ہو جائے اس پر عمل کریں جو ثابت نہ ہو سکے اس کو رد کر دیں اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے کا حکم اللہ کی طرف حتمی طور پر موجود ہے، لہٰذا اتباع رسولؐ کو زندگی کا جز بنالیں۔ اور فقہاء وصوفیاء کے اقوال کی اتباع کی بابت کوئی حکم نہیں لہٰذا ان کی جتنی باتیں قرآن وحدیث پر پیش کرنے سے صحیح ثابت ہو جائیں گی ان پر عمل کریں گے، اور جو صحیح ثابت نہ ہوں گی ان پر عمل نہیں کریں گے، ایسے لوگوں پر سخت حیرت وافسوس ہے جو دلائل سے منہ چھپا کر محض تقلید سے چمٹے رہتے ہیں، اور جو لوگ حق کی تلاش وجستجو کرتے اور شبہ کی جگہ محتاط رہتے ہیں، ان کی تعریف وتوصیف کرنی چاہیئے۔

جو شخص کسی ایک متعین اور مخصوص امام کی تقلید کرتے ہیں اگر اس امام کی رائے کتاب وسنت کے خلاف ثابت ہو جائے پھر بھی وہ اسی تقلید سے چمٹا رہے، تو وہ اپنے امام کی تقلید میں جھوٹا ہے وہ صرف اپنے نفس وشیطان کی تقلید کرتا ہے، ایسے متعصب اور اندھے مقلد

Marfat.com

سے تمام ائمہ مجتہدین بری اور بیزار ہیں، کیونکہ تمام ائمہ نے ایسی اندھی تقلید سے سخت منع کیا ہے ۔ اور وہ مقلد یہود ونصاریٰ کی طرح اپنے امام کو رب بنانے کا مرتکب ہے،

حق صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول میں منحصر ہے کسی ایک امام کی رائے میں نہیں

ایسی اندھی تقلید کرنے والے سے تمام ائمہ کرام بری اور بیزار ہیں ۔ اور ایسا اندھا مقلد بدعتی اور گمراہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی رائے میں حق محصور نہیں، کیونکہ حق صرف وہی ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے سامنے پیش کیا ہے ۔

لہٰذا جب بھی کوئی انصاف پسند آدمی اس بات پر غور کرے گا تو اسے اقرار کرنا ہی پڑے گا، کہ بلا دلیل کسی ایک مذہب کی تقلید بہت بڑی جہالت اور گمراہی و عصبیت ہے ۔ اور تمام ائمہ کرام ایسے متعصب اور اندھے مقلد کی تقلید سے بیزار اور بری ہیں، اور سب نے اس کی مذمت کی ہے، لیکن جس نے دلیل کی اتباع کی اس نے اپنے اور

Marfat.com

بقیہ تمام ائمہ کی اقتداء کی ہے، نیز وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا متبع بھی سمجھا جائے گا، اور اپنے نیز تمام ائمہ کے مذاہب سے خارج بھی نہیں ہوگا، ائمہ کے مذہب سے تو جب ہی وہ خارج سمجھا جائے گا جب وہ دلیل کے بغیر تقلید پر جما رہے گا، کیونکہ اگر اس کے امام کو بھی دلیل مل جاتی تو وہ اس پر عمل کرتے اور اپنے اجتہاد سے رجوع کر لیتے اور وہ بھی حدیث پر عمل کرتے،

ایسی صورت میں مذہب معین کی بلا دلیل تقلید کرنے والا شخص اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان اور ہوٰی و ہوس کا متبع اور تمام ائمہ کرام کا مخالف ہو کر شیطان کے گروہ میں شامل ہو چکا ہے۔

ایسے ہی شخص کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے۔

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ	کیا اس کو نہیں دیکھا جس نے اپنی نفسانی
اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ	خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اللہ نے
اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ	اس کو علم کے باوجود گمراہ کر دیا ہے،

(الجاثیۃ ۲۳)

اس کے دل میں ایمان کا نور بجھ چکا ہے، اللہ تعالیٰ ہدایت اسلام کے بعد گمراہی سے محفوظ رکھے، آمین۔

Marfat.com

تقلید کی بابت امام شافعی رحمہ اللہ کا خوف

ربیع بن سلیمان الجیزی کا بیان ہے کہ ایک شخص نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مسئلہ پوچھا، امام صاحب نے جواب میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ایسے اور ایسے فرمایا ہے، اس سائل نے امام شافعی سے پوچھا، ابو عبداللہ، آپ بھی ایسا ہی کہتے ہیں، یہ سن کر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کانپنے لگے، آپ کا چہرہ پیلا ہو گیا، کہنے لگے، کون سی زمین مجھے پناہ دے گی اور کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا، اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث روایت کروں اور اسی کے مطابق فتویٰ نہ دوں، ہاں بیشک حدیث رسول ہی میرے سر اور آنکھوں پر ہے یہی جملہ بار بار دہراتے رہے اس روایت کو امام حمیدی نے یوں نقل کیا ہے، کہ امام شافعی رح نے سائل کی یہ بات سن کر کہا تو نے مجھے کیا سمجھ لیا کیا تو نے میری گردن میں جنیؤ دیکھ لی تھی کہ میں نعوذ باللہ مرتد ہو گیا ہوں، یا تو نے مجھے کلیسا سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا اور مجھے عیسائی سمجھ کر ایسا سوال کیا، میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا اور تم پوچھتے ہو کہ "کیا میں بھی ایسا ہی کہتا ہوں" میں تو صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہوں اور کچھ نہیں کہتا

Marfat.com

حدیث رسول کو امام یا عالم کا فتویٰ سمجھ کر عمل کرنا حدیث رسول کی توہین ہے

امام شافعی رحمہ اللہ نے سائل کے سوال پر ناراض ہوکر ایک عظیم فتنہ کا سدباب کیا ہے، عام مقلدین کا یہ رجحان ہے کہ قرآن و حدیث کی عام واضح نصوص کو سُن کر بھی مطمئن نہیں ہوتے جب تک کہ انھیں ان کے امام یا مفتی یا پیر و شیخ کی رائے اس آیت یا حدیث کی بابت نہ بتائی جائے، گویا تقلید کی وجہ سے ان کا عقیدہ قرآن و حدیث پر اتنا کمزور ہوجاتا ہے کہ وہ انھیں دوسرا درجہ دیتے ہیں پہلا درجہ امام یا مفتی ہی کے قول کو دیتے ہیں۔

امام صاحب موصوف نے اس فتنہ کی بو محسوس کرلی اور سائل کو یہاں تک کہہ ڈالا کہ تمہارا یہ سوال تو کوئی خارج از اسلام مرتد یا یہودی و عیسائی ہی کر سکتا ہے، اللہ اور اس کے رسول کے اطاعت گذار مسلمان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی۔

Marfat.com

قولِ رسولؐ کسی کی تائید کا محتاج نہیں

حضرت عمران بن حصین نے ایک مجلس میں یہ حدیث سنائی،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

الحیاء لایاتی الا بخیر یعنی حیاء سے خیر ہی پیدا ہوتا ہے۔

یہ سن کر حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے پتہ کی بات فرمائی ہے حکمائے یونان بھی ایسا ہی کہتے ہیں یہ سن کر حضرت عمران بن حصین کا چہرہ مارے غصہ کے سرخ ہو گیا، اور کہنے لگے میں تمہیں حدیث رسول سنا رہا ہوں اور تم اس کے جواب میں یونانیوں کے اقوال پیش کر رہے ہو! میرے رسولؐ کا قول کسی شخص کی تائید کا محتاج نہیں۔

تقلید کی بابت امام احمدؒ کا ارشاد

امام شعرانی نے "المیزان" میں لکھا ہے کہ ابو داؤد نے امام احمد سے کہا "میں اوزاعی کی اتباع کروں یا مالک کی"؟

امام احمد نے فرمایا اپنے دین میں ان میں سے کسی ایک کی تقلید نہ کرو، رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے جو کچھ ثابت ہو اس پر

Marfat.com

عمل کرو ان کے بعد تابعین کی پیروی کرو، ان لوگوں کے بارے میں آدمی کو اختیار دیا گیا ہے۔

امام احمدؒ نے مزید فرمایا،

لاتقلدنی ولاتقلد	نہ میری تقلید کرنا نہ مالک کی
مالکا ولا اباحنیفۃ و	نہ ابوحنیفہ کی نہ شافعی کی
لاالشافعی ولاالاوزاعی	اور نہ اوزاعی کی نہ امام سفیان
ولاالثوری رحمھم اللہ	ثوری رحمہم اللہ کی بلکہ دین وہیں
تعالیٰ وخذ من حیث	سے حاصل کرو، جہاں سے ان
اخذوا. من قلۃ فقہ	سب لوگوں نے حاصل کیا
الرجل ان یقلد دینہ	آدمی کی عقل کی کمی یہ ہے کہ وہ دین
الرجال »	میں لوگوں کی تقلید کرے۔

امام ابن الجوزی نے اپنی کتاب تلبیس ابلیس میں لکھا ہے۔

تقلید کرکے آدمی اپنی عقل کی نفع بخش قوتوں کو معطل کر دیتا ہے کیونکہ عقل غور وفکر کے لئے پیدا کی گئی ہے، وہ شخص بڑا احمق و بدنصیب ہے جسے چراغ دیا گیا تھا کہ اس سے روشنی حاصل کرے گا اور وہ چراغ کو بجھا کر اندھیرے میں بھٹکتا رہے۔

❖ ❖ ❖

Marfat.com

اجتہاد حکم الٰہی نہیں

مجتہد کا اجتہاد اور اس کی رائے حکم الٰہی نہیں ، اگر اسے عین حکم الٰہی سمجھا جاتا تو امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہا اللہ وغیرہ کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی رائے و اجتہاد سے اختلاف کرنے کا حق نہ ہوتا ، جب کہ بے شمار مسائل میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے و اجتہاد سے ان کے ان شاگردان رشید نے کھلا اختلاف کیا ہے اور فقہ حنفی میں ان ہی کے اقوال فتوؤں پر عمل بھی ہو رہا ہے ۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل تھے ، چنانچہ وہ فرمایا کرتے تھے ،

یہ میری رائے ہے اس سے بہتر جو رائے پیش کر دے میں اسے قبول کر لوں گا ۔ اور تمام ائمہ مجتہدین بھی ایسا ہی کہتے تھے ، کہ یہ ہمارا اجتہاد ہے جو چاہے قبول کرے جو چاہے نہ کرے ۔

Marfat.com

مقلدین سے ایک سوال

جو لوگ کسی ایک امام کی تقلید کرتے ہیں اور دوسرے ائمہ مجتہدین کو اپنا امام نہیں مانتے، ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ آخر کس وجہ سے آپ نے اپنے اس امام کی تقلید کی پابندی کی ہے، اور دوسرے ائمہ کو چھوڑ رکھا ہے۔ اگر مقلد اس کا یہ جواب دے کہ ہمارا امام اپنے دور کا سب سے بڑا امام ہے اور اس کا علم وفضل دوسروں سے زیادہ ہے۔

تو ہم کہیں گے کہ اس کا فیصلہ تم نے کیسے کر لیا جبکہ تم عالم بھی نہیں مقلد ہو؟ یہ فیصلہ تو وہ شخص کر سکتا ہے جو مذاہب اور اس کے دلائل کو اچھی طرح جانتا ہو اور اس کے راجح اور مرجوح سے پوری طرح واقف ہو۔

"بھلا اندھا کھوٹے اور سچے سکوں میں کیا تمیز کر سکتا ہے؟" اگر واقعی تم سب سے بڑے عالم ہی کی تقلید کرنا چاہتے ہو تو حضرت ابوبکر و عمر وعثمان وعلی وعبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی تقلید کیوں نہیں کرتے جو تمام مسلمانوں کے نزدیک تمہارے امام سے زیادہ بڑے عالم اور افضل تھے۔

مقلدین سے دوسرا سوال

مقلدین سے ہمارا دوسرا سوال یہ ہے ؟ کہ جن ائمہ مجتہدین کو آپ لوگوں نے اپنا امام بنالیا ہے اور ان کی تقلید کو جزء زندگی سمجھ لیا ہے اور ان کے اقوال کو شریعت کا درجہ دے دیا ہے بلکہ شریعت سے بڑھکر ان کی پابندی کرتے ہیں۔

بتائیے کہ ان ائمہ سے پہلے مسلمانوں کا حال کیا تھا ؟ وہ سب ہدایت پر تھے یا ضلالت پر، اگر جواب یہ ہے کہ وہ سب ہدایت پر تھے تو ہمارا سوال یہ ہے کہ وہ کس چیز پر عمل کرتے تھے۔ اپنے میں سے کسی ایک کے فتویٰ پر یا وہ سب مل کر صرف قرآن و حدیث کے نصوص پر عامل تھے، اور اللہ اور اس کے رسول کے قول کو سب چیز پر مقدم رکھتے تھے، اگر یہ جواب ہے کہ ہاں تمام صحابہ اللہ اور اس کے رسول کے تابعدار تھے وہ مقلد نہ تھے اور اپنے میں سے کسی ایک کے قول کو قرآن و حدیث پر مقدم نہیں رکھتے تھے، اور اس کے باوجود وہ سب بلاشبہ ہدایت پر تھے تو بتایا جائے کہ ان کے اس تحقیقی اور اتباعی مسلک کے بعد یہ تقلیدی اور شخصی مذاہب کیا ہیں، حق یا ضلال ؟ جواب ایک ہی ہے، فما ذا بعد الحق الا الضلال "یعنی حق

Marfat.com

کے بعد گمراہی کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا، پھر بتلائیے آپ حضرات کہاں بھٹک رہے ہیں؟

مقلدین کا حال زار

یہ ایک حقیقت ہے کہ مقلدین کے ایک گروہ نے تمام صحابہ و تابعین اور علماء امت کو ایک طرف رکھا ہے، اور اپنے ائمہ اور متبوعین کو دوسری طرف رکھ چھوڑا ہے، اور صحابہ و تابعین و علماء امت کے کسی تحقیقی مسئلہ کو اپنے ائمہ کے مقابلے میں کوئی وزن نہیں دیتے، حتی کہ اگر ان کے امام کے قول کے خلاف اللہ اور اس کے رسول کا کوئی صریح حکم مل جائے یا صحابی و تابعی کا قول ثابت ہو جائے تب بھی اس کو تسلیم کرنے کے بجائے یا تو اس کی تاویل کرتے ہیں یا اس میں کسی نہ کسی طرح کا کوئی نقص نکال کر اپنے امام کے قول و فتویٰ و اجتہادی رائے کو اس پر مقدم رکھتے ہیں اور اس کے لئے ہر طرح کا توڑ جوڑ و حیلہ و تاویل جائز سمجھتے ہیں۔

اگر اللہ تعالیٰ نے اس دین کی حفاظت و دفاع کے لئے ہر دور میں ایسے علماء حق پیدا نہ کئے ہوتے تو جو رائے و قیاس کے فتنے کے مقابلے میں کتاب و سنت کو بے لاگ پیش نہ کیا کرتے تو اس دین

قویم کا حلیہ نہ جانے کیسا بن چکا ہوتا۔

لیکن افسوس شروع سے آج تک مقلدین خصوصاً فرقہ احناف کا یہ حال رہا ہے کہ انھوں نے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و اقوال خلفاء راشدین و تابعین کا پورا پوسٹ مارٹم کر ڈالا ہے اور اپنے امام متبوع کے آراء و اجتہادات کے موافق جتنی چیزیں ان کو ملیں، ان کو تو بڑے فخر کے ساتھ اپنے امام کے مذہب کے نام سے قبول کر لیا لیکن ان کے امام کے مخالف جو کچھ ملا ان کو پوری صفائی سے رد کر دیا اس طرح بحکم الٰہی، افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کے یہودی طریقہ کو مکمل طور پر اپنا یا، فالی اللہ المشتکی،

اس طرح انہوں نے ملت اسلامیہ میں ایک نئی ملت پیدا کر ڈالی اور دین کو ٹکڑوں ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا، کاش سب مل کر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت پر متحد ہو جاتے۔

Marfat.com

اصل کے ہوتے ہوئے نقل کی کیا ضرورت

علماء کے اقوال اور ان کی رائے واجتہاد کی حیثیت "تیمم" کی سی ہے، یعنی جب پانی نہیں ملتا تب تیمم کیا جاتا ہے، اور چونکہ دین کا اصل الاصول یعنی قرآن وحدیث واقوال صحابہ وتابعین بتمامہ موجود ہے لہٰذا اسی پر عمل کرنا چاہیئے۔

لیکن مقلدین کا عجیب حال ہے کہ وہ شریعت اسلامی کے سمندر کے ساحل پر کھڑے ہوکر اور پانی اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بھی تیمم ہی کو اختیار کرتے ہیں اور پانی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور آج تک یہی حال ہے کہ یہ حضرات عام دینی مسائل میں قرآن وحدیث واقوال صحابہ وتابعین پر اپنے ائمہ وعلماء کے فتاویٰ کو ترجیح دیتے ہیں، اور فخر سے اپنے کو ان کا مقلد کہتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

Marfat.com

اگلوں اور پچھلوں کیلئے ایک ہی نسخہ

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس امت کے آخری طبقے کی بھی اسی چیز سے اصلاح ہوگی جس سے پہلے طبقے کی ہوئی تھی، اور بلاشبہ اس امت کے اول و آخر سبھی طبقے کتاب و سنت اور اجماع سلف پر متحد و متفق تھے، لیکن جب وہ ان دین کے اصل و بنیاد سے منحرف ہوکر علماء و امام پرستی میں مبتلا ہوگئے تو اللہ کے وعدوں اور انعامات سے محروم ہوتے گئے۔

اور یہ سب جانتے ہیں کہ اسلام کی اولین صدیوں میں مسلمان اس اندھی تقلید سے واقف نہ تھے جس کا سامنا آج ہمیں کرنا پڑ رہا ہے۔ آج تو حالت یہ ہوگئی ہے کہ ایک غیر جانبدار اور خالی الذہن شخص مسلمان ہونا چاہے تو وہ ان مذاہب کی بھول بھلیوں میں چکرا کر حیران رہ جائے گا کہ آخر وہ کہاں جائے اور کس پر اعتماد کرے اور ہمارے لئے اسے یقین دلانا مشکل ہوگا کہ یہی وہ دین ہے جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کے لئے چھوڑ گئے تھے، ہم تو اب اسے یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ تمام فقہی مذاہب ایک ہی ہیں، کیونکہ ان کا آپس میں اتنا سخت اختلاف ہے کہ ایک دوسرے کو قریب لانا محال ہے۔

Marfat.com

سب کا علاج ایک ہی تھا کہ ہم سب تمام فرقے اور جھگڑے چھوڑ کر بس قرآن وحدیث کی بنیادوں پر متحد ہو جاتے جیساکہ تقلیدی مذاہب کے وجود میں آنے سے پہلے خیر القرون کے مسلمان متحد تھے اور ہم اپنے ذہنوں کو تقلید ائمہ واتباع مشائخ سے یکسر پاک کرلیں کیونکہ یہ حضرات خود اسی کے قائل ومعتقد تھے،

ائمہ کرام اپنے مقلدین سے بیزاری کا اعلان کریں گے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ

اور اس وقت کو یاد کرو جب پیشوا اپنے پیروؤں سے بے تعلقی ظاہر کریں گے اور عذاب کو دیکھ لیں گے اور ان کے سارے اسباب و وسائل کا سلسلہ کٹ جائے گا، اور وہ لوگ جو دنیا میں پیروی کرتے تھے کہیں گے کاش ہم کو پھر ایک موقع دیا جاتا تو جس طرح آج ہم سے یہ بیزاری ظاہر کر رہے ہیں ہم ان

Marfat.com

بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ
(البقرۃ ۱۶۶،۱۶۷)

سے بیزار ہوکر دکھاتے ، اس طرح اللہ
ان کے دنیا کے اعمال کو ان پر حسرت
وافسوس کے ساتھ دکھائیں گے اور وہ
جہنم سے نکل نہیں سکیں گے ۔

یہ آیت ان مقلدین جامدین کے لئے ایک شدید زلزلہ کی حیثیت رکھتی ہے جو دین میں لوگوں کے اقوال وآراء پر جمے ہوئے ہیں ، خواہ ان کے ائمہ زندہ ہوں یا مرچکے ہوں اور تقلید خواہ عقائد میں کی گئی ہو یا عبادات میں حلال میں کی گئی ہو یا حرام میں ، اس لئے کہ یہ ساری چیزیں تعبدی ہیں صرف اللہ اور اس کے رسول سے ماخوذ ہیں ، ان میں کسی کی رائے اور قول کو کوئی دخل نہیں ، اور آیت میں " متبوعین ، پیشواؤں سے مراد گمراہ کرنے والے علماء سوء مراد ہیں ، ائمہ حق نہیں ،

رہے ہدایت یافتہ ائمہ کرام تو ان میں سے ہر ایک نے لوگوں کو غیر اللہ کی عبادت اور دین میں وحی الٰہی کے علاوہ امور کی اتباع سے منع کیا ہے ۔

بعض مفسرین کا خیال ہے کہ اس طرح کی آیتیں کفار کے ساتھ خاص ہیں بلاشبہ کفار کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا ، لیکن یہ کیسے سمجھ لیا گیا کہ ان آیتوں کا خطاب گمراہ ائمہ مسلمین سے نہیں ہے اور یہ ایک بڑی غلطی ہے کہ قرآن کی ایسی تمام وعیدوں کو ہم صرف یہود ونصاریٰ

Marfat.com

ومشرکین کے ساتھ چپکا کر گمراہ مسلمان اور ان کے گمراہ کن پیشواؤں کو ان سے الگ کر دیں اس طرح ان نام نہاد مسلمانوں کو قرآن سے کبھی عبرت وموعظت حاصل کرنے کی توفیق نہیں ہوگی یہ سمجھتے ہیں کہ زبان سے صرف لاالہ الااللہ کہہ دینا خواہ اس کے حقوق ادا کئے جائیں یا نہیں نجات کے لئے کافی ہے، اگر صرف زبان سے کہہ دینا ہی کافی ہوتا تو آج بہت سے کفار ومشرکین بھی زبان سے لاالہ الااللہ کہا کرتے ہیں قرآن مجید میں کفار ومشرکین کی یہ مثالیں اور صفتیں جو بیان کی گئی ہیں، تو محض اس لئے کہ ان سے مسلمان عبرت پکڑیں گے اور ان سے بچیں گے،

لیکن مقلدین کے بڑے بڑے سورما آڑے آئے اور لوگوں کو یہ پٹی پڑھائی کہ قرآن وحدیث سے براہ راست ہدایت حاصل کرنے والے باصلاحیت علماء دنیا سے ختم ہوگئے اب ان جیسوں کا پیدا ہونا ممکن نہیں، کیونکہ اجتہاد کے صفات وشرائط جو ان میں موجود تھے اب کسی میں نہیں، لہٰذا انہیں کے اجتہادات پر اکتفا کرنا چاہئے، اور انھیں کے قیاسات وآراء کو دین سمجھ لینا چاہئے،

حالانکہ صحابہ وتابعین اور ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین امت سب اس پر متفق ہیں کہ دین میں اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی

Marfat.com

کی بات کو دلیل کے بغیر قبول کرنا جائز نہیں ،

اس کے بعد تقلیدی جمود کا دوسرا دور آیا تو علماء مقلدین نے عامی کے لئے مفتی کے قول کو دلیل کا درجہ دے دیا ، اس کے بعد تیسرا دور آیا جس میں علماء مقلدین نے عام مقلدین کو اپنے مخصوص و تسلیم شدہ امام کے قول کے علاوہ قرآن وحدیث کے کسی حکم کو بھی ان کے فتویٰ کے بغیر ماننے اور عمل کرنے سے منع کر دیا ، اور عوام کے لئے براہ راست کتاب وسنت میں فہم وتدبر اور ان سے مسائل سیکھنے کو لغو اور بے کار قرار دیا ، جو مسلمانوں کی انتہا درجہ کی ناکامی اور دینی نقصان بلکہ دین سے صریح عداوت ہے ، مگر افسوس عام مسلمانوں میں رسمی تقلیدی جمود کا چلن عام ہو گیا اور چند مذہبی شخصیتوں کے علاوہ بقیہ عوام کالانعام ہو کر دین سے بیگانہ اور محروم و بے خبر ہو گئے اور یہی قیامت کے دن ایک دوسرے سے اپنی بیزاری کا اعلان کریں گے ۔

Marfat.com

علماء مقلدین کی بابت امام رازی کی شہادت

امام فخر الدین رازی المتوفی ۶۰۶ھ اپنی تفسیر " مفاتیح الغیب " میں آیت اتخذ وا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ ، یعنی انھوں نے اپنے علماء و مشائخ کو اللہ کے مقابلے میں رب بنالیا ہے ۔ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ " میں نے فقہاء مقلدین کے ایک گروہ پر بعض مسائل کی بابت چند آیات قرآنی پڑھیں ، چونکہ ان کا مذہب ان آیات کے خلاف تھا ، اس لئے انہوں نے یہ آیتیں قبول نہیں کیں اور تعجب سے مجھ کو دیکھتے رہے اور کہا کہ ہم ان آیتوں کو کیسے مان لیں جبکہ ہمارے سلف کا مذہب ان آیات کے خلاف ہے ، فانا للہ وانا الیہ راجعون ـ آج تقلید کی یہی بیماری عام مقلدین میں سرایت کر چکی ہے ۔

مسلمانوں میں جو لوگ شرک و بدعات کے عادی ہو چکے ہیں ان کے سامنے آپ اگر آج غیر اللہ کو پکارنے سے منع کرنے والی آیات پیش کریں تو وہ صاف کہہ دیں گے ، کہ ہم تو اپنے اسلاف سے " یارسول اللہ ، یا غوث الاعظم یا خواجہ " سنتے اور کہتے آرہے ہیں تو بھلا ان آیات کو ہم کیسے تسلیم کر لیں جنھیں غیر اللہ کو پکارنے سے منع کیا گیا ہے ، وعلی ہذا القیاس ۔

کیا آج کے دیوبندی اور بریلوی حضرات جو اپنے موروثی تقلیدی

Marfat.com

مذہب کو بلا دلیل پکڑے ہوئے ہیں ان باتوں پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے ؛۔

امام اعظم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دوسرا کوئی نہیں!

علامہ مرتضیٰ الزبیدی نے شرح الاحیاء میں لکھا ہے ،
جسکی تقلید سب پر فرض ہے وہ امام اعظم صاحب شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ، صحابہ کرام کی اتباع محض اس لئے ہے کہ انھوں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ احکامات شرعیہ سنے ہیں اور اسی طرح ان پر عمل کیا ہے ۔ لہٰذا ان کا یہ قول وفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی سماعت وتعلیم کی دلیل ہے ، پس لائق اتباع اصلاً صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے ، اسی لئے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا :۔

مامن احد الا یوخذ من علمه ویترك الا رسول الله صلی الله علیه وسلم	ہر شخص کے علم کو قبول بھی کیا جا سکتا ہے اور ترک بھی کیا جا سکتا ہے ، سوائے رسول اللہ صلی اللہ وسلم

Marfat.com

رواہ الطبرانی فی الکبیر، کے، جنکی ہر بات ماننی واجب ہے،

افسوس یہ مذہبی تقلید آج امت اسلامیہ میں ایک عام مہلک بیماری بن گئی ہے، جو پوری اسلامی دنیا میں پھیل گئی ہے، اور اب بہت کم لوگ ایسے ملیں گے جو اپنے علماء و مشائخ کی کتابوں اور ان کی تعلیمات کے مقابلے میں قرآن و حدیث کو دلیل و حجت مانتے ہوں، پھر بھی اللہ کا شکر ہے کہ دنیا اہل حق سے خالی نہیں، اب بھی دنیا کے ہر حصے میں موحدین خالصین کی ایک جماعت موجود ہے جو بلا خوف وخطر عوام الناس کو توحید و سنت کی دعوت دیتے ہیں۔

اور ہر جگہ مقلدین و خرافیین و قبوریین سے برسرپیکار ہیں توحید و سنت کی اشاعت اور شرک و بدعات و تقلید و خرافات کے خلاف ان کا مقدس جہاد آج بھی مصر و شام سوڈان و عام بلاد عرب و شرق اوسط میں جاری ہے۔ اللہ انھیں قوت عطا فرمائے اور انھیں متحد بنائے رکھے، آمین۔

Marfat.com

علامہ نواب صدیق حسن رحمۃ اللہ علیہ کا تفسیری ارشاد

نواب صدیق حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر " فتح البیان فی مقاصد القرآن "، میں آیت " اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ " کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت ہر اس مسلمان کو جسے اللہ نے دل اور کان دیئے ہیں دین الہٰی میں تقلید سے روکتی ہے اور اس بات سے منع کرتی ہے کہ لوگ کتاب وسنت کے مقابلے میں اپنے علماء کے اقوال وآراء کو ترجیح دیں۔

کیونکہ قرآن وحدیث کے قطعی نصوص ودلائل کو چھوڑ کر علماء کی تقلید کرنا ایسا ہی ہے جیسا یہود ونصاریٰ نے اللہ کے مقابلے میں اپنے علماء ودرویشوں کو رب بنالیا تھا، یعنی یہود ونصاریٰ نے اپنے علماء کی عبادت نہیں کی تھی بلکہ حرام وحلال میں ان کی بے دلیل اطاعت کی تھی، جیسا کہ ہو بہو آج مقلدین کتاب وسنت کے مقابلے میں اپنے علماء وائمہ کے ساتھ تقلید واتباع کا معاملہ کر رہے ہیں۔

یہود ونصاریٰ اور مقلدین میں ذرا بھی فرق نہیں جیسے ایک انڈا دوسرے انڈے کے مشابہ ہوتا ہے اسی طرح یہ لوگ بھی آپس میں گمراہی وضلالت میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔

Marfat.com

اے اللہ کے بندو! اور اے محمد بن عبداللہ کا نام لینے والو آخر تم کو کیا ہوگیا ہے کہ تم نے قرآن وحدیث کو ایک طرف چھوڑ رکھا ہے، اور اپنے ہی جیسے لوگوں کو اپنا پیشوا بنا لیا ہے، اور انھیں کی رایوں پر عمل کرتے ہو، اور نبی معصوم کی بے خطا شریعت کو چھوڑ کر خطا ونسیان کے پتلے علماء کی ان کتابوں کو سند بنا لیا ہے جو غلطیوں سے بھرپور ہیں

آؤ

اور اپنے رب حی وقیوم کی کتاب قرآن مقدس کو سینے سے لگا لو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا امام وپیشوا بنا لو، بلاشبہ وہی امام الائمہ ہیں۔ انھیں کا مذہب "دین محمدی"، اختیار کرلو، کیونکہ سارے ائمہ کا مذہب بھی وہی مذہب محمدی ہے۔ اور اسلام میں جو مذہب بھی مذہب محمدی کے علاوہ اختیار کیا جائے گا، وہ باطل ومردود ہوگا۔

٭

ایک عظیم دینی نکتہ

یہ بات قطعیت کے ساتھ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے دین کو مقرر کیا ہے، فرمایا،

شرع لکم من الدین۔ اللہ ہی نے مقرر کیا تمہارے لئے دین

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دین کے مبلغ اور داعی تھے، ارشاد ہے۔

اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلَاغُ آپ پر تو بات پہونچا دینے کی ذمہ داری ہے۔

(الشوریٰ ۴۸)

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ رسولؐ کے ذمہ صرف پہونچا دینا ہے

(المائدہ ۹۹)

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ آپ کے ذمہ صرف پہونچا دینا ہے

(آل عمران ۲۰)

اللہ نے ان آیتوں میں حصر کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب واضح فرما دیا، جس دین کو اللہ نے اپنے رسول کے ذریعہ بھیجا ہے اس کے ارکان صرف نص کتاب ہی سے ثابت ہوتے ہیں، جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے واضح کر دیا ہے

Marfat.com

ان میں قیاس و اجتہاد حرام ہے۔ اور یہ بنیادی امور تین ہیں۔
عقائد جیسے توحید ذات باری تعالیٰ اسماء و صفات، جنت و جہنم حشر و قیامت وغیرہ،
عبادات، خواہ وہ مطلق ہوں، یا زمان و مکان وصفت و عدد کے ساتھ مقید،
تیسرے محرمات، ان تین بنیادی اصولوں میں قیاس کی گنجائش نہیں یہ سب ان کے لئے نص قطعی کا ثبوت ضروری ہے، ان کے علاوہ فروعی مسائل میں دینی مصلحتوں کو پورا کرنے اور مفاسد کو دور کرنے کی بنیاد پر اجتہاد جائز ہے، اس عظیم نکتہ کو سمجھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے
ضرورت ہے کہ ان بنیادی نکات کو مسلمانوں میں عام کیا جائے، اور امت مسلمہ کو قرآن فہمی اور سنت رسول سے محبت کی دعوت دی جائے اور بتایا جائے کہ جو وظائف قرآن و حدیث میں مقرر کئے گئے ہیں صرف انھیں پر عمل کیا جائے، اور قرآن و حدیث کے علاوہ دوسری سب چیزوں سے بے نیازی برتی جائے، اور قرآن و حدیث پر عمل و جماؤ کے لئے ثابت قدمی دکھائی جائے یہی وقت کا بڑا جہاد ہے۔

Marfat.com

صراط مستقیم پر چلنے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ دنیا میں ہم اس صراط مستقیم پر چلیں جس کی ہدایت دے کر اللہ نے اپنے رسولؐ کو بھیجا اور اپنی کتابیں اتاریں، اور ہمیں بتایا کہ یہی وہ سیدھی راہ ہے جو اللہ کی جنت اور دار ثواب تک ہمیں پہونچائے گی، اور یہ بھی بتا دیا کہ اس دنیا کے صراط مستقیم پر ہمارا قدم جتنا سیدھا اور مضبوط جما رہے گا اسی حساب سے قیامت کے دن جہنم کے اوپر قائم پل صراط پر بھی ہمارا قدم مضبوط اور سیدھا جما رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا	بے شک یہ میری سیدھی راہ ہے اس
فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا	پر چلو، اور دوسرے راستوں
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ	پر مت چلو ورنہ تم کو اللہ کی راہ سے
عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ	جدا کر دے گا اللہ تم کو اس کی تاکید
وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ	کرتا ہے کہ تم اللہ سے ڈرو۔

(الانعام ۱۵۳)

صراط مستقیم کے طالب ایسی راہ کے طالب ہیں جس سے اکثر لوگ

Marfat.com

بھاگتے ہیں، اور چونکہ اس راہ پر چلنے والے بہت کم لوگ ہوتے ہیں، اس لئے جو لوگ بھی چلتے ہیں انھیں وحشت اور تنہائی معلوم ہوتی ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے خبردار کردیا کہ اس راہ میں چلنے والوں کو گھبرانا نہیں چاہیئے کیونکہ اس راہ میں ان کے رفیق وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے اپنا انعام کیا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین، اور یہ سب سے اچھے ساتھی ہیں۔

اللہ نے یہ بات اس لئے بتادی تاکہ صراط مستقیم کے سالکین اور طریق حق کے طالبین کو اپنی تنہائی اور قلت تعداد سے وحشت نہ ہو کیونکہ اس راہ حق کے رفقاء اگرچہ تعداد میں قلیل ہیں لیکن اپنی قدر و قیمت میں سارے عالم کی اکثریت پر بھاری ہیں۔

بعض سلف صالح کا کہنا ہے "حق کی راہ پر چلو اور چلنے والوں کی قلت سے مت گھبراؤ، اور باطل راہ سے بچو اور اس پر چلنے والوں کی کثرت سے دھوکہ مت کھاؤ۔

لہٰذا صراط مستقیم پر چلنے والوں کو اپنی تنہائی اور رفقاء سفر کی کمی سے گھبرانا نہیں چاہیئے اور سلف صالحین کے حالات پر غور کرنا چاہیئے اور ان کے علاوہ سب سے نظریں بچا کر چلتے رہنا چاہیئے کیونکہ وہ اللہ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہ آسکیں گے، راہ چلتے اگر یہ دشمن چیختیں

Marfat.com

چلائیں تو ان کی طرف دھیان بھی نہ دیں، اگر ان کی طرف نظر اُٹھائی تو یہ آپ کو پچھاڑیں گے اور راہ روک لیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا پر دھیان دیں، آپ نے فرمایا:۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ" — اے اللہ مجھے راہ دکھا ان لوگوں میں شامل کر کے جنھیں تو نے راہ دکھائی۔

یعنی اہل حق کے ساتھیوں میں مجھے بھی شامل فرما،

اور بندہ حق کو چاہیئے کہ گمراہ اور مغضوب لوگوں کی راہ سے خود کو محفوظ رکھے مغضوب تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے حق کو جان کر بھی اس سے گریز کیا۔

اور گمراہ وہ لوگ ہیں جو اپنے علم کی خرابی کے باعث حق کو پہچان ہی نہ سکے۔ حق کی راہ وہ ہے جس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب قائم تھے، جس میں لوگوں کی رایوں، افکار و مصطلحات کو ذرا بھی دخل نہ ہو، لہٰذا جو علم یا عمل یا حقیقت یا حال یا مقام مشکوٰۃ نبوت سے ماخوذ ہو اور اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر لگی ہوئی ہو وہ "حق" ہے۔ اور جس پر "مہر نبوت" نہ لگی ہو وہ ضلالت و گمراہی ہے،

(ماخوذ از مدارج السالکین لابن القیمؒ)

Marfat.com

صحابۂ کرام حق کا نشان تھے

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سب سے زیادہ دین کو جاننے والے اور قرآن کے مفہوم ومعانی کو سمجھنے والے تھے یہ ممکن ہی نہیں کہ صحابہؓ حق کو نہ پہچان سکیں اور بعد کے لوگ ان کو تلاش کرلیں امت کی پوری تاریخ گواہ ہے کہ اہل حق کی راہ ہمیشہ روشن رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام نے کافر ملکوں کو فتح کرکے انھیں اسلامی ملکوں میں تبدیل کردیا اور قرآن اور علم وہدایت سے لوگوں کے قلوب کو فتح کرڈالا، ان کے آثار قدم گواہی دیتے ہیں کہ وہ صراط مستقیم پر تھے،

جبکہ رافضہ واہل بدعت واہل مذاہب ہر دور میں صرف قیل وقال، فقہی نزاعات اور گروہی اختلافات میں مبتلا رہے ہیں۔

Marfat.com

فرقہ بندی فرعون کی سیاست تھی

فرعون عوام میں تفرقہ بازی اور گروہ بندی کا بڑا ماہر تھا اس نے اپنی جھوٹی خدائی کے بچاؤ کے لئے یہ ہتھکنڈے استعمال کئے تھے، اور عوام کو ٹولیوں میں بانٹ کر رکھا تھا لہٰذا آج مسلمانوں کی یہ پارٹی بندیاں اور گروہی اختلافات دراصل فرعون کی سنت ہے،

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ (القصص ۴)

فرعون نے زمین میں سرکشی کی اور اس کے باشندوں کو گروہوں میں تقسیم کردیا، ان میں سے ایک جماعت کو کمزور کرتا تھا،

نیز فرمایا :-

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ...

(الروم ۳۱، ۳۲)

اور نہ ہو جاؤ ان مشرکین میں سے جنھوں نے اپنا دین الگ بنا لیا ہے اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں، ہر ایک گروہ کے پاس جو کچھ ہے اسی میں وہ مگن ہے۔

اہل حق اور اہل مذاہب کا فرق

ہدایت یافتہ اہل ایمان کی صفت یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بلا تفریق ایمان رکھتے ہیں، اور ان کے لائے ہوئے دین حق کی گواہی دیتے ہیں، اور حق جہاں بھی ملے اس پر عمل کرتے ہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ نبی برحق کے دین پر مکمل ایمان و عمل ہے تو ان کے ورثاء حق جیسے صحابہ و تابعین و علماء مجتہدین، ائمہ اربعہ و محدثین و مجددین سب کو حق ماننا اور سب کا احترام کرنا چاہئے ان میں سے ایک کو اپنانا اور باقی کو چھوڑ دینا، اور کچھ سے محبت کرنا اور دوسروں سے نفرت کرنا تو اصحاب رشد و تقویٰ کی شان نہیں ہے۔

لیکن فرقہ بندوں کی مذہب پرستی نے مسلمانوں میں علیحدگی پسندی کٹاؤ، اور بائیکاٹ کو رواج دیا، حتیٰ کہ ایک مذہب والے نے دوسرے مذہب والے کے امام کے پیچھے نماز تک پڑھنا گوارہ نہیں کیا، اس اندھے تعصب نے ان کے دلوں اور نگاہوں کو اندھا بنا رکھا ہے۔

انھیں لوگوں نے اپنے مذہب کو اصل قرار دے لیا ہے، اور کتاب و سنت کو دوسرا درجہ دے دیا ہے، اپنے مذہب کی تائید میں قرآن و حدیث کا ستیاناس کر ڈالتے ہیں ہر طرح کی تاویل و تحریف و کتربیونت

Marfat.com

کر کے اپنے من پسند مذہب کے لئے دلیل گڑھتے ہیں۔
جبکہ ہر سچے مسلمان کا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ قرآن و حدیث کو اصل قرار دیں اور مذاہب و آراء کو ان پر پیش کریں جو کچھ قرآن و حدیث سے ثابت ہو جائے اس پر عمل کریں باقی کو چھوڑ دیں،

مذہب پرست صرف اپنے ہی مذہب کی بات قبول کرتے ہیں!

مغضوب وضال فرقوں کا ہمیشہ یہ اصول رہا ہے کہ وہ حق کو صرف اپنے ہی فرقے اور اس کے علماء سے قبول کرتے ہیں، اور قرآن و حدیث کے حوالہ سے کوئی بات براہ راست تسلیم نہیں کرتے، جبکہ مومن حقیقی کی شان یہ ہے کہ وہ کسی فرقہ یا عالم کی تخصیص کے بغیر حق جہاں سے پائیں قبول کرلیں، کیونکہ علم مومن کی گمشدہ چیز ہے جہاں پائیں حاصل کرلیں۔
لیکن مذہب پرست کے دل میں اس کے امام اور پیشوا کی بڑی عظمت ہوتی ہے لہذا وہ بلا دلیل اس کی بات مان لیتا ہے جبکہ یہ عین ضلالت ہے، کیونکہ اصول یہ ہے کہ "قول" پر غور کرنا

Marfat.com

چاہئے قائل کو نہیں دیکھنا چاہئے،

جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے، حق لوگوں سے نہیں پہچانا جاتا بلکہ پہلے حق معلوم کرو، اہل حق کی معرفت خود بخود ہو جائے گی، اور پوری خیر و برکت اس میں ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے کہا اور کیا اس کی اتباع کی جائے، اور شر ہی شر اور ضلالت ہی ضلالت اس میں ہے جسے بعد والوں نے دینی امور میں ایجاد کر لیا ہے، انھیں بدعات میں سے الگ الگ مذاہب کی پیداوار بھی ہے جسے سلاطین نے اپنی سیاسی مصلحتوں اور ذاتی اغراض اور اپنے مشائخ کی عصبیت میں بڑھاوا دیا تھا۔

مذہب پرستی کی بابت شاہ ولی اللہ صاحب کا ارشاد

امام ولی اللہ الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب "التفہیمات الالھیۃ" ج ۱ ص ۱۵۱ میں لکھا ہے آج آپ ہر طرف دیکھ رہے ہیں کہ لوگ چاروں مذاہب میں سے کسی ایک مذہب کی پابندی و تقلید کرتے ہیں، اور اپنے تقلیدی مذہب سے کسی ایک مسئلہ میں بھی باہر نکلنے کو ایسا گناہ سمجھتے ہیں جیسے دین اسلام سے باہر نکلنے کا گناہ ہے، لوگ اس امام کو جس کی وہ تقلید کرتے ہیں نبی کی طرح مانتے ہیں

حالانکہ چوتھی صدی سے پہلے خیر القرون کے اہل حق مسلمان کسی ایک معین مذہب کے ہرگز پابند نہ تھے،

ابو طالب مکی کا بیان

ابو طالب مکی رحؒ نے اپنی کتاب "قوت القلوب" میں لکھا ہے نئی نئی کتابیں اور مجموعے، اور لوگوں کے کلام پر فتویٰ دینے اور ایک مذہب کی پابندی اور ہر بات میں صرف ایک امام کی رائے کو قبول کرنے اور مذہب خاص کے مطابق فقہی مسائل کو بیان کرنے کا رواج پہلے نہ تھا، بلکہ عام مسلمان جس عالم سے بھی چاہتے دینی معلومات حاصل کر لیتے تھے، اور حدیث سن کر اس پر عمل کرتے تھے۔ کسی ایک امام کی تقلید کوئی نہیں کرتا، بلکہ سب لوگ صرف صاحب شریعت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید و اتباع کرتے تھے، اور جب ایک ہی مسئلہ میں مختلف روایات ہوتی تھیں تو جس پر ان کا دل مطمئن ہو جاتا اس پر عمل کرتے تھے، اور کچھ لوگ (افسوس سے) کہ محض اس خیال سے کہ کہیں انتشار نہ پھیل جائے ایک مذہب کی پابندی اختیار کرتے تھے، لیکن امت کے سرغنہ اور راسخین فی العلم علماء نے اپنے عمل اور فتویٰ میں کبھی ایک مذہب کی پابندی نہیں کی، جیسے امام محمد الجوینی رحمہ اللہ

جنھوں نے اپنی مشہور کتاب "المحیط" تصنیف کی اور اس میں ایک مذہب کی پابندی نہیں کی، الغرض مذاہب کے باوجود اور رواج سے مسلمانوں میں انتشار اور اختلاف پیدا ہوا۔

ایک مذہب کی پابندی شرعی حکم نہیں

یہ حقیقت ہے کہ مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک مذہب کی پابندی جس کا رواج عام آج مسلمانوں میں پایا جاتا ہے کوئی شرعی مسئلہ نہیں جس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہو کیونکہ یہ مذاہب تو بعد کی ایجاد ہیں جس شخص نے سنت رسول اللہ ثابت ہو جانے کے بعد اس کی مخالفت کی اس کا عمل مردود ہوگا۔

ہاں اگر کسی مسئلہ میں کسی کو حدیث نہ ملی ہو تو وہ اس وقت تک معذور ہے جبتک حدیث نہ مل جائے۔

اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کہے کہ میں حدیث پر عمل کرنے کے بجائے اپنے امام کے قول پر عمل کروں گا، کیونکہ ایسا کہنا تو اسلام سے مرتد ہو جانے کے برابر ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ حدیث صحیح سے جتنا ثابت ہو جائے اس پر غور و فکر کرے، اس کی پوری اقتداء کرے، اس پر مضبوطی سے

Marfat.com

قائم رہے، اور قلب و دماغ کو پوری قوت سے اس کو مضبوط تھام لے اور مخالفت کرنے والے کی طرف ذرا دھیان بھی نہ دے یہی سیدھی راہ ہے اس سے ہرگز نہیں نکلنا چاہئے۔

مسلمانو! علم میں جب تمہاری ہمت بلند ہے اور تقویٰ پر تمہاری عزیمت مضبوط ہے، تو تمہیں چاہئے کہ قرآن و حدیث کے ظاہری اور صریح احکامات کو سمجھنے اور سلف صالحین کے طریقے پر چلنے کی کوشش کرو، اور مختلف النوع احادیث کے درمیان تطبیق و جمع نیز کتب حدیث میں موجود صحیح احادیث کو تلاش کرنے کی امکانی جد و جہد کرو، اور اس ذخیرہ میں سے سب سے زیادہ قوی اور احوط حدیث پر عمل کرو،

اور یہ کوئی بڑا مشکل کام نہیں بلکہ موطا امام مالک، صحیحین، سنن ابی داؤد، جامع الترمذی، نسائی کا بغور مطالعہ کرو، یہ سب حدیث کی معروف و مشہور کتابیں ہیں، تھوڑی سی مدت میں ان احادیث کے مطالعہ سے صحیح مسائل کا علم ہو جائے گا۔ اگر تم ایسا نہ کر سکو اور تمہارا کوئی دینی ساتھی احادیث کے مطالعہ سے دین کی صحیح تعلیم تم کو دیدے تو شکریہ کے ساتھ اس کو قبول کر لو، اب اس کے بعد تم کو حق کی معرفت کا کوئی عذر باقی نہ رہے گا،

شاہ ولی اللہ صاحب نے تفہیمات جلد اول صفحہ ۲۰۹ میں مزید لکھا

Marfat.com

ہے کہ "ان مسلمانوں نے اپنے آپ کو ان فقہاء کے ساتھ ایسا جوڑ دیا ہے کہ ان تک صحیح احادیث پہونچتی ہیں، جن پر بہت سے فقہاء متقدمین کا فتوی بھی ہے، لیکن یہ مقلدین محض اس لئے ان احادیث پر عمل نہیں کرتے کہ جس مذہب کی یہ تقلید کرتے ہیں وہ انھیں اس پر عمل کرنے سے روکتا ہے، ایسے لوگوں کو بے وقوف اور جاہل نہ کہا جائے تب کیا کہا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ دین حق واضح اور جلی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بڑا انصاف والا ہے وہ اس بات سے بہت بلند ہے کہ لوگوں کو پہلے ایک شریعت کا پابند کردے جس پر وہ عرصۂ دراز تک عمل کرتے رہیں پھر حق کو ان پر پوشیدہ کردے اور وہ اندھے بن کر حق و باطل میں تمیز ہی نہ کرسکیں نہیں اللہ رب العزت نے اپنا دین بہت روشن اور محکم بنایا ہے، کوئی ضدی اور سرکش ہی اللہ کے اس دین پر دست درازی کرسکتا ہے، کیونکہ اللہ نے ایک محکم کتاب نازل کی ہے جس میں لوگوں کو ذرا بھی اشتباہ نہیں ہوسکتا، نہ ہی اس میں تحریف کا امکان ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن ہی کو بنیاد بناکر حکم واحکام بیان فرمائے اسی کے ساتھ اللہ نے اپنے رسول کی احادیث کی حفاظت کے لئے امانت دار علماء کو مقرر کیا

Marfat.com

جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان احادیث کی صحت وسند کے ساتھ روایت کی، لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جن احادیث کو ثقہ محدثین و رواۃ نے روایت کی ہو ان پر اعتماد کامل رکھیں، جو شخص ان صحیح احادیث کی مخالفت کریگا وہ جاہل ہے۔

نیز شاہ صاحب نے تفہیمات ج ۱ صفحہ ۱۱۱ ہی میں لکھا ہے،
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں، اور اللہ ہی نے واجب، مندوب، مباح اور مکروہ و حرام کا حکم اپنے عرش کے اوپر سے نازل کیا ہے، یہ سب احکامات ملأ اعلیٰ میں ثابت شدہ ہیں، پھر اپنے رسول کے ذریعہ اس نے لوگوں میں اپنی شریعت نازل کی، یعنی مکمل دین اللہ کا ہے، اب جو شخص بے ثبوت کسی چیز کو واجب یا حرام قرار دے تو اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے، ارشاد ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ	اور یہ جو تمہاری زبانیں جھوٹے احکام
اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ	لگایا کرتی ہیں کہ یہ چیز حلال ہے
هٰذَا حَلَالٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ	اور وہ حرام تو اس طرح کے
لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ	حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھا
اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى	کرو، جو لوگ اللہ پر جھوٹے افتراء
اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ	باندھتے ہیں وہ ہرگز کامیاب نہ

ہوں گے ۔ (النحل ۱۱۶)

اور میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ امت رسول میں سے کوئی شخص ایسا بھی ہے جو باوجود اپنی خطاء وصواب کے اللہ نے اس کی اتباع کو سب پر واجب کیا ہے اور دین میں اس کو ایسا دخل ہے کہ جس چیز کو یہ شخص واجب کہدے بس اس کے کہنے سے وہ واجب ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی امتی کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کافر ہے،

شریعت حقہ تو اس آدمی سے بہت پہلے ہی محکم و ثابت ہو چکی ہے جسے علماء اسلام نے محفوظ رکھا اور محدثین نے اس کی روایت کی اور فقہاء نے اس کے مطابق فیصلے کر دئیے، اب اس شریعت میں کسی شخصی تقلید کی گنجائش کہاں ؟

ہاں لوگوں کا علماء کی تقلید پر اس معنی میں اتفاق ہے کہ علماء نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شریعت کی نقل و روایت کی ہے ۔

رہی یہ صورت کہ کوئی صحیح حدیث ثابت ہو اور محدثین نے اس کی صحت کی تصدیق بھی کی ہو لوگوں کا اس پر عمل بھی ہو، لیکن ایسی متفق علیہ حدیث پر عمل کرنے سے کوئی شخص محض اس لئے انکار کر دے کہ جس امام کی وہ تقلید کر رہا ہے یا جسے وہ اپنا شیخ و پیشوا مانتا ہے اس کا

اس حدیث پر کوئی عمل نہ تھا تو ایسا کہنا صریح ضلالت اور ایسا کہنے والا کھلا گمراہ ہے،

علماء مقلدین کا حال

شاہ صاحب نے تفہیمات ج ۱ ص ۲۱۴ میں علماء سوء کا حال لکھتے ہوئے فرماتے ہیں، کچھ بیوقوف لوگ خود کو عالم کہتے ہیں، کیونکہ انھیں یونانی علوم منطق و فلسفہ صرف و نحو سے خاص تعلق ہے اور قرآن و حدیث کے صرف الفاظ ہی سے واقف ہیں اور عملاً فقہاء کے استحسانات اور فروعیات سے انھیں لگاؤ ہے، اور جب کوئی حدیث انھیں پیش کی جاتی ہے تو اس پر عمل نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمارا عمل تو ہمارے امام کے مذہب پر ہے حدیث پر نہیں، اور ہمارے امام کو ہم سے زیادہ حدیث پر علم تھا، اگر ہمارے امام نے اس حدیث کو نہیں قبول کیا تو ضرور اس کی کوئی وجہ ہے یا تو یہ حدیث منسوخ ہوگی یا مرجوح ہو۔

اس مقلد عالم کا ایسا کہنا دین کی روح کے سراسر خلاف ہے اگر تم اپنے نبی پر ایمان رکھتے ہو تو اس کی ہر حالت میں اتباع کرو خواہ وہ تمہارے امام کے مذہب کے موافق ہو یا مخالف؟ نیز ہر مسلمان کا فرض ہے اول ہی سے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے علم میں مشغول رہے

اگر اس کا حصول آسان ہو تو بہت اچھا، لیکن اگر اس کو سمجھنے میں کوئی دشواری ہو تو پچھلے علماء کی فہم سے مدد لے، اور جو حق و صواب اور سنت سے قریب معلوم ہو اس پر عمل کرے لیکن کتاب و سنت کی تعلیم چھوڑ کر صرف منطق و فلسفہ و یونانی علوم و فنون کے چکر میں نہ پھنسے کیونکہ وہ مقصود نہیں ہیں۔

مقلدین صوفیاء کا حال

شاہ صاحب نے تفہیمات ج ۲ ص ۱۲۴ میں مقلدین صوفیاء کا حال بتاتے ہوئے لکھا ہے" جو شخص ائمہ میں سے کسی ایک ائمہ کا مقلد ہو اور کسی مسئلے میں اس کے امام کے مذہب کے خلاف کوئی صحیح حدیث مل جائے، تو اس صحیح حدیث کو محض اپنے امام کی تقلید کی وجہ سے چھوڑ دینے کا کوئی عذر نہیں، ایسا کرنا کسی مسلمان کی شان نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ منافق کہا جائے گا،

اور ہم نے ایسے بہت سے ضعیف العقیدہ مسلمانوں کو دیکھا ہے بلکہ علماء اور دین دار لوگوں کو بھی دیکھا ہے کہ وہ اپنے نیک لوگوں کو اللہ کے مقابلے میں رب بنائے ہوئے ہیں اور یہود و نصاریٰ کی طرح انہوں نے اپنے بزرگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے" اور

مسجد ہی کی طرح ان قبروں پر رکوع و سجود کرتے ہیں، ان میں بہت سے ایسے بھی ہیں جو دین اسلام میں تحریف اور کتربیونت کرتے ہیں اور خاص طور پر صوفیاء کے طبقہ نے تو ایسی باتوں کو رواج دیا جن کا کتاب و سنت سے کوئی واسطہ ہی نہیں، اور فقہاء نے ایسی ایسی باتیں ایجاد کر ڈالیں جن کا نہ سر ہے نہ پیر، پتہ ہی نہیں چلتا کہ آخر انہوں نے یہ سب کچھ کہاں سے حاصل کر لیا ہے، رہے عوام الناس تو وہ اپنے انہیں علماء و درویشوں کو بت بنا کر پوج رہے ہیں، ان میں سے کچھ لوگ بزرگوں کی قبروں کو بت بنائے ہوئے ہیں اور کچھ لوگ اپنے فقہاء و علماء کے مذہب کو اس طرح دونوں ہی طبقے ضلالت میں پڑے ہلاک ہو رہے ہیں، فنعوذ باللہ من ذالک ۔

ایک مذہب کی پابندی ضروری نہیں

علامہ ابن القیم الجوزیہ ؒ نے اپنی معروف کتاب " اعلام الموقعین " ج ۳ ص ۷۶ ۲ میں لکھا ہے " کیا ایک عام مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ چاروں معروف مذاہب میں سے کسی ایک کی پابندی کرے، یا نہیں اس کا یقینی اور قطعی صحیح جواب یہ ہے کہ پابندی ضروری نہیں، کیونکہ فرض اور واجب وہی ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے فرض کیا ہے

اور اللہ اور اس کے رسول نے کسی مسلمان پر یہ واجب نہیں کیا ہے کہ امت میں سے کسی مذہب کی پابندی کرے، اور اس کے مذہب کی وہ تقلید کرے،

اور پچھلی تمام بہتر صدیاں اس قسم کی شخصی نسبت سے خالی گذری ہیں، بلکہ کسی عامی کے لئے کوئی مذہب اختیار کرنا درست بھی نہیں کیونکہ عامی میں اتنی صلاحیت نہیں کہ وہ اپنے لئے کوئی مذہب منتخب کر سکے، اگر وہ اپنے لئے کسی مذہب معین کا دعویٰ کرے کہ مثلاً میں حنفی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی ہوں تو اس کا ایسا کہنا محض بیجا ہے، صرف کہنے سے وہ حنفی یا شافعی نہیں بن گیا، جیسے اگر وہ کہدے کہ میں نحوی ہوں یا فقیہ ہوں تو محض کہہ دینے سے وہ کیسے عالم یا فاضل بن گیا، اسی طرح جبتک وہ امام ابو حنیفہ یا امام شافعی کے مذہب کے دلائل اور اصولوں سے واقف نہ ہو اور علم و معرفت کے ساتھ مطمئن ہو کر نہ اختیار کرے محض کہہ دینے سے حنفی یا شافعی نہیں بن سکتا اور آج عام عامی مسلمان ایسے ہی ہیں کہ وہ اپنے امام کے مسلک اور اس کے دلائل تو کیا امام کے صحیح نام سے بھی واقف نہیں ہیں، بھلا وہ کیسے کسی ایک مذہب معین کو اختیار کرنے کا دعویٰ کر سکتے ہیں، عامی مسلمان تو اپنے لئے ایک مذہب معین کا تصور بھی نہیں کر سکتا، کیونکہ

Marfat.com

دوسرے مذاہب کے مقابلے میں اسے اپنے اختیار کردہ مذہب کی صحت وراجحیت کا علم نہیں ہے، اور امت محمدیہ میں سے کسی کے لئے بھی یہ ضروری نہیں کہ وہ کسی کے مذہب کو پورے طور پر اس طرح قبول کرے اور اس کا پابند ہو جائے کہ ایک امام کی ساری باتیں مانے اور سب ائمہ کو رد کردے،

ایک مذہب معین کے پابند ہو جانے کی بدعت ایسی مذموم اور قبیح ہے جو امت میں بہت بعد میں پیدا ہوئی، جس کی بابت کسی بھی امام نے اجازت نہیں دی، ان تمام ائمہ اسلام کی شان اس سے بہت بلند تھی کہ وہ لوگوں کو اپنے اپنے مذہب کا پابند بنائے اور یہ بات تو اس سے بھی بعید ومحال ہے کہ کسی ایک عالم کا مذہب اختیار کیا جائے یا مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک مذہب کی پابندی ضروری قرار دیجائے۔

کتنے تعجب کی بات ہے کہ اصحاب رسول کے مذاہب ختم ہو گئے، تابعین و تبع تابعین وائمہ اسلام کے مذاہب کا رواج نہ ہو سکا، اسی طرح دوسرے فقہاء اسلام کے مذاہب کا بھی نام و نشان نہ رہا لیکن ان میں سے بس انھیں چار ائمہ کے مذاہب کیسے باقی رہ گئے؟ کیا انھیں باقی رکھنے کے لئے ان ائمہ کرام نے خود تاکید

کی ان کی طرف سے اس کا ایک اشارہ تک بھی ملتا ہے۔

جو کچھ اللہ نے اور اس کے رسول نے صحابہ و تابعین و تبع تابعین پر واجب کیا تھا وہ وہی دین و شریعت ہے، جسے قیامت تک تمام مسلمانوں پر یکساں واجب کیا ہے، اس میں کسی کی طرح کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے، زمان و حال کا چاہے کچھ اثر پڑ جائے لیکن فرضیت اور وجوب کے حکم میں کوئی تبدیلی قیامت تک ممکن نہیں۔

مذہب واحد کی پابندی کا باطل و فاسد ہونا بس اسی سے ثابت ہو جاتا ہے کہ مقلد جب کسی مسئلے میں اپنے امام کے مذہب کے خلاف کوئی واضح دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے خلفاء راشدین کی پا جاتا ہے تب بھی وہ اپنے امام کے مذہب ہی کا پابند بنا رہتا ہے، اور حدیث رسول و قول صحابہ و تابعین کو چھوڑ کر محض اپنے امام کے فتویٰ کو ان سب پر مقدم رکھتا ہے،

جبکہ اس کا فرض ہے کہ ائمہ اربعہ یا ان کے علاوہ کسی بھی عالم دین یا ان کے شاگرد سے فتویٰ پوچھے ان میں سے کسی ایک کو اپنے لئے مخصوص و محدود نہ کرے، نہ ہی وہ اپنے شہر والوں کی کسی خاص رسم کا پابند ہو بلکہ جب حدیث صحیح مل جائے تو اس پر عمل کرنا واجب ہو گیا، خواہ وہ حجازی ہو یا عراقی۔ شامی ہو یا مصری لیکن ایسا ہرگز نہ ہو کہ وہ تمام

Marfat.com

مذاہب میں سے صرف اپنی سہولتوں کے لئے رخصتوں پر عمل کیا کرے اور ان مذاہب کو اپنی ذاتی مصلحت و غرض کے لئے استعمال کرے بلکہ امکان بھر صرف حق کو ان میں سے تلاش کرکے اسی پر عمل کرے

فقہی مذاہب کے پھیلنے کے اسباب

یہاں ان بعض اسباب کا ذکر کیا جاتا ہے جو دنیا کے مختلف ملکوں میں ان فقہی مذاہب کے پھیلنے کا سبب بنے۔

احمد المقری المغربی نے اپنی کتاب "نفح الطیب من غصن الاندلس الرطیب" ج ۳ ص ۱۵۸ میں لکھا ہے، اہل مغرب کے امام مالک کے مذہب کو اختیار کرنے کا سبب یہ ہے کہ شروع میں تو مغرب واندلس کے لوگ امام اوزاعی و اہل شام کے مذہب پر تھے، لیکن حکم بن ھشام ابن عبدالرحمن الداخل کے زمانے میں جو دولت اندلسیہ میں امویوں کا تیسرا خلیفہ تھا۔

فتوی اہل شام و امام اوزاعی کے مذہب سے منتقل ہو کر امام مالک اور اہل مدینہ کی طرف منتقل ہو گیا، جس کی سب سے بڑی وجہ حکم بن ھشام کی سیاسی مصلحت تھی، وہ اہل مدینہ کی تائید و خوشی حاصل کرنا چاہتا تھا۔

Marfat.com

لوگوں کا بیان ہے کہ علماء اندلس کی ایک جماعت مدینہ گئی واپس آکر انھوں نے امام مالک کی علمی قدر و منزلت اور ان کی عملی عزت و شان کا چرچا کیا، جس سے متاثر ہو کر ان علماء کی کوششوں سے لوگوں نے مالکی مذہب اختیار کرلیا۔

ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ خود امام مالکؒ نے اندلسیوں سے ان کے بادشاہ کی بابت پوچھا، اور اس کے حالات سن کر پسند کیا کیونکہ مدینہ و اطراف میں بنو العباس کے حالات اچھے نہ تھے، چنانچہ حکم بن ھشام کے حالات سن کر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حرم کو تمہارے بادشاہ سے مزین فرمائے، اس طرح اہل مغرب نے امام مالک کا مذہب قبول کرلیا۔

یہی حال ترکی افغانستان اور ہندوستان میں حنفی مذہب کے رواج کا ہے کہ ان ملکوں کے سلاطین نے محض ملکی وحدت کے برقرار رکھنے کے لئے ایک ایک مذہب کو رواج دیا، اس سلسلے میں مذاہب کے شیوع کی دلچسپ حکایت مقلد ابن خلدون کے مطالعہ سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

مذاہب کے رواج کی بابت امام ابن القیم کا بیان

علامہ ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "اغاثۃ اللہفان من مصائد الشیطان" ج ۱ ص ۱۲۵ میں لکھا ہے۔

شیطان کا ایک مکر یہ بھی ہے کہ اس نے عوام کو ایک مذہبی لباس ایک ہی ہیئت اور ایک ہی قسم کی چال چلن اور ایک ہی متعین شیخ و متعین مذہب کی پابندی کا ایسا عادی بنا دیا ہے کہ لوگ اسے دینی فریضہ کی طرح اختیار کر چکے ہیں، اور اس متعین دائرے سے نکلنے کو دین سے نکل جانے کے برابر سمجھتے ہیں، اور جو لوگ اس تنگ مذہبی دائرے سے نکلنا چاہتے ہیں، یا نکل جاتے ہیں یہ لوگ انھیں طرح طرح کے مذموم فتووں سے نوازتے ہیں۔ اور انھیں خارجی و لامذہب ہو جانے کا طعنہ دیتے ہیں، جیسے مقلدین مذاہب اور مریدان صوفیاء کا حال ہے کہ وہ اپنے حلقوں کو آسمان سے اترا ہوا دائرہ سمجھتے ہیں، اور نقش بندی یا سہروردی یا شاذلی یا تیجانی یا قادری حلقہ سے باہر رہنے والوں کو یہ دائرہ حق سے باہر سمجھتے ہیں اور ان لوگوں نے شریعت و حقیقت کے نام سے چند موہوم اور من گھڑت رسوم و عادات کو دین کا نام دے کر اپنا لیا ہے۔ جن کا دینی حقائق اور کتاب و سنت

سے دور کا واسطہ بھی نہیں، جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو تلاش کریں گے اور ان خرافات سے اس کا مقابلہ کریں گے ان پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ سنت رسول و شریعت ربانی کے درمیان اور ان اہل بدعت و ضلالت کے من گھڑت رسوم و رواج میں زمین و آسمان و سیاہ و سفید و رات و دن کا سا فرق ہے حقیقت یہ ہے کہ علامہ ابن القیم کی کتاب " اغاثۃ اللہفان " بھی عجیب معرکۃ الآراء کتاب ہے، جس میں ان مذاہب کے رواج، گمراہ صوفیاء کے خیالات اور امت میں انتشار و تفرقہ بازی پیدا کرنے والے مفسدین کی خوب قلعی کھولی گئی ہے، اس کتاب کا مطالعہ ہر طالب حق کے لئے بے حد ضروری ہے۔

هدية منجانب:
جمعية احياء التراث الاسلامي
الكويت..

امام شہاب الدین عبدالرحمن ابوشامہؒ کا بیان

امام شہاب الدین ابوشامہ المتوفی ۶۶۵ نے اپنی کتاب "المؤمل للرد الی الامر الاول"۔ ج ۱ ص ۱۰ میں لکھا ہے کہ لوگ عموماً قرآن کی چند مخصوص سورتوں کو پڑھنے اور ان سے برکت وثواب حاصل کرنے کے عادی ہو گئے ہیں، باقی پورے قرآن کے معانی اور اس کی تفسیر اور اس سے احکامات حاصل کرنے کو فضول سمجھتے ہیں۔ اور حدیث کے نام پر اپنے شیوخ کی زبانی چند کراماتی روایات کو سننے ہی کو کافی سمجھتے ہیں، اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دینے کا دعویٰ کرنے والے یہ مقلد علماء اکثر حدیث اور اس فن سے جاہل اور کورے ہیں، اور وہ صرف اپنے ائمہ کے اقوال نقل کر دینے اور انھیں کو دہرانے کے ماہر ہیں اس کے باوجود لوگ انھیں "محدث کبیر و شیخ الحدیث" کا لقب دیتے ہیں، جبکہ وہ علماء حدیث کے نزدیک اجہل الجاہلین ہیں۔

چونکہ بدقسمتی سے مذاہب اربعہ کا اسلامی دنیا میں رواج ہو گیا، اس لئے عام مسلمانوں کے ذہن تقلیدی بن کر بالکل تنگ دائرے میں محدود ہو گئے، بس اپنے اسی تقلیدی مذہب ہی

Marfat.com

انہوں نے مکمل دین سمجھ لیا اور اپنے ائمہ کی تقلید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا درجہ دیدیا، اور قرآن وحدیث کی جگہ اپنے ائمہ کے اقوال کو دین کی اصل وبنیاد قرار دے دیا، فانا للہ وانا الیہ راجعون ۔

اس تقلیدی ذہنیت سے مسلمانوں کا یہ ایک عام رجحان بن گیا کہ انھوں نے دین کو اسی مذاہب کے دائرے میں محدود سمجھ لیا یہی وجہ ہے کہ عام مقلدین کا یہ خیال ہے کہ جس حدیث کو ان کے امام نے قبول نہ کیا ہو وہ حدیث منسوخ ہے، اور اس حدیث پر جو بھی عمل کرتا ہے اس کو یہ طعنہ دیتے ہیں ۔ اور اپنے امام کو ہر مقلد معصوم سمجھنے لگا ہے، اور اس پر ان کا اعتقاد راسخ ہو چکا ہے کہ ان کا امام نبی کی طرح پورے دین کے ذخیرہ پر پوری طرح حاوی تھا اور ان سے دینی اجتہادات میں کوئی غلطی ہوئی نہیں ہے ۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مذاہب اربعہ میں آپس میں سخت اختلاف ہے ایک ہی چیز ایک امام کے نزدیک واجب ہے تو دوسرے کے یہاں مکروہ ہے ایک چیز کسی کے یہاں حلال ہے تو دوسرے کے یہاں حرام، ایک کے یہاں مکروہ تو دوسرے کے یہاں وہی چیز مندوب ہے ایسا کھلا ہوا اختلاف اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا آپس کا پیدا کردہ اختلاف ہے اللہ کا دین تو ان اختلافات سے مبرا وصاف ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ   اگر یہ قرآن غیر اللہ کا ہوتا تو لوگ اس

لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا   میں سخت اختلاف پاتے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ آج اگر ائمہ مجتہدین دنیا میں آکر اپنے نام کے مذاہب کی درگت دیکھتے تو اپنی تمام آراء و فتاوے سے رجوع کرکے صرف قرآن و حدیث کی طرف سب کو رجوع ہونے کی دعوت دیتے اور اپنے متبعین کو امت میں تفرقہ ڈالنے اور اماموں کے نام سے مذاہب پر عمل کرنے کے بجائے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی دعوت دیتے اور اپنے فتاویٰ کے خلاف جتنی حدیثیں آج صحت و سند کے ساتھ پاتے سب کو دانتوں سے پکڑ لیتے، اور اپنے فتاویٰ کو دیوار پر مارنے کی تاکید کرتے،

ان جملہ ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی انصاف پسندی اور تقویٰ شعاری کی بابت ہمارا یہی ایمان ہے، اللہ ان کی مخلصانہ علمی کوششوں کو قبول فرمائے اور ان کی اجتہادی غلطیوں کو معاف فرمائے اور تمام امت اسلامیہ کو قرآن و حدیث کی رسی مل جل کر پکڑنے اور متحد و متفق ہوکر ایک امت بننے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

Marfat.com

علامہ شیخ محمد سلطان المعصومی الخجندی المکی کی کتاب ٧

هل المسلم ملتزم باتباع مذهب معين

من المذاهب الاربعة؟

کا اردو خلاصہ مع ترمیم و اضافہ بنام

مذہبی فرقہ پرستی

اور

اسلام

بقلم

مولانا مختار احمد الندوی

ناشر

الدار السلفیۃ

۱۳، محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، بمبئی ۳

Marfat.com